



ناولز حب

توضووری

مکینہ شیخ

ناولز حب
NovelsHub

بارش پوری آب و تاب سے برس رہی تھی۔ بجلی کی کڑک اور بادل کی گرج ایسی تھی کہ دل سہم جائیں۔ یہ ایک سڑک کا منظر تھا جہاں تاریکی نے اپنا جال بچھایا ہوا تھا۔ اس سڑک کے ایک طرف جنگل تھا گھنا اور اندھیر، رات کہ اس پہر بارش کہ قطرے پتوں سے ٹکرا کر ایک الگ ہی شور برپا کر رہے تھے۔ سڑک کے دوسری جانب ایک گھر تھا جس کا بیرونی منظر اندھیرے کہ باعث صاف دکھائی نہ دیتا تھا۔ مگر یہ اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ وہ گھر کافی وسیع رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس محل نما گھر کا اندرونی منظر بھی کچھ مختلف نہ تھا۔ پورا گھر اندھیرے کی سیاہ چادر لپیٹے ہوئے تھا۔ ایک کمرے سے کسی کے چلانے کی آواز آئی تھی وہاں کوئی تھا۔ کون۔۔۔؟؟ ریو الونگ چیئر پر کوئی شخص بیٹھا تھا۔ جو فون پر مسلسل کسی کو سختی سے ہدایت جاری کر رہا تھا۔ کمرے کی کھڑکیاں بند تھیں۔ بارش کے قطرے کھڑکیوں پر گرتے ایک آواز پیدا کر رہے تھے۔ مگر کھڑکیوں کے پردے برابر ہونے کی وجہ سے وہ شور اندر داخل نہیں ہو پا رہا تھا۔ کمرہ بھی مکمل تاریک تھا۔ ریو الونگ چیئر پر بیٹھے شخص کہ ایک ہاتھ میں فون تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں سگریٹ۔ جس سے وہ وقفہ وقفہ سے گہرا کش لے کر دھوئیں کو فضا میں چھوڑ رہا تھا۔ اور فضا میں پھیلی سگریٹ کی بو اس بات کا اندازہ لگانے کیلئے کافی تھی کہ یہ کام وہ بہت دیر سے انجام دے رہا ہے۔ سگریٹ کا کوئی شعلہ جلتا تو ایک اندیکھی سی روشنی پیدا کرتا اس اندھیر

ماحول میں اس شخص کا چہرہ تو دکھائی نہ دیتا تھا مگر اسکی آواز سے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ شدید غصے میں ہے فون پر وہ مسلسل کسی پر چلا رہا تھا اور پھر یکدم ہی وہ شخص ریو الونگ چیئر سے اٹھا اور ہاتھ میں موجود فون پوری شدت سے سامنے دیوار پر دے مارا اور ساتھ ہی ساتھ وہ پوری شدت سے چلایا تھا "ایک بار پھر۔۔۔۔۔ ایک بار پھر تم میرے ہاتھ سے نکل گئی۔"

ساری لڑکیاں لاؤنج میں بیٹھیں ابراہیم کی شادی کے فنکشنز کی تیاریوں اور اپنے اپنے کپڑوں کے انتخابات میں مصروف تھیں تب ہی شارق بھاگتا ہوا لاؤنج میں آیا وہ چیخ رہا تھا "بھئی بچاؤ، بھئی بچاؤ، بھئی بچاؤ، بھئی بچاؤ کا کروچ آگیا، کا کروچ آگیا،" اور سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں ساری لڑکیاں وہاں سے غائب ہو چکیں تھیں۔ اور اسی وقت ایک بھاری مردانہ آواز پورے لاؤنج میں گونجی تھی "یہ کیسا شور ہے؟؟" ایک دراز قد، کسرتی جسامت اور گندمی رنگت کا مالک بلیک ڈریس پینٹ پر وائٹ شرٹ پہنے اپنا کوٹ ہاتھ میں لئے، بالوں کو پیچھے جیل سے سیٹ کیے، وہاں کھڑا تھا اسکی شخصیت میں ایک الگ سارعب اور چہرے پر کشش تھی۔

جب ہی پیچھے سے ارمان کی آواز آئی تھی۔ "کچھ نہیں شاہزین یہ شور تو صرف ہم نے لڑکیوں کو یہاں سے ہٹانے کے لیے پیدا کیا تھا اور ہمارے اس کام کو شارق نے بہت اچھے سے انجام دیا شاہزین میرے شیر۔۔۔"

"کیا میں جان سکتا ہوں یہ شور پیدا کیوں کیا گیا تھا؟"

"جی جی شاہزین میرے بھائی میں بتاتا ہوں۔" اس بار جواب ارسلان کی طرف سے آیا تھا۔

"در اصل بات یہ ہے کہ یہ لڑکیاں سارا سارا دن لاؤنج میں ڈیرہ ڈالے بیٹھیں رہتی ہیں ہمیں بھی تو انجوائے کرنے کا موقع ملنا چاہیئے نہ آخر ہمارے بھائی کی بھی تو شادی ہے۔ تو اب یہ ہمارا انجوائے کرنے کا ٹائم ہے" اور اسی بات پر سارے لڑکے زور سے چیخیں تھیں "چلیں بھائی اب آپ آہی گئے ہیں تو پھر اب ہمارا ہی ساتھ دے دیں۔" پندرہ سالہ شارق بولا۔

"نہیں آج نہیں مجھے ابھی بہت ضروری پریزنٹیشن بنانی ہے ابراہیم کہ ساتھ مل کر اسی لیے گھر جلدی آیا ہوں تم لوگ انجوائے کرو۔۔۔ اور ہاں ارمان حیات کدھر ہے؟"

بھائی وہ اپنے کمرے میں یونیورسٹی کا اسائنمنٹ تیار کر رہی تھی اب تک تو مکمل ہو گیا ہو گا شاید اور اس نے دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا ہے تین بج رہے ہیں کہہ رہی تھی کام مکمل کر کے ہی کھائے گی۔

"چلو ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں۔"

نوادشاہ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں، سب سے بڑے بیٹے ارباز شاہ جن کی بیوی کا نام طاہرہ تھا، اور ان کے دو بیٹے تھے، شاہزین اور ارمان۔

دوسرے بھائی کا نام بلال شاہ تھا، جن کی بیوی کا نام سمیرہ تھا اور انکی ایک ہی بیٹی تھی، حیات فاطمہ۔
اور تیسرے بھائی کا نام تھا وجدان شاہ اور انکی بیوی کا نام زینہ تھا اور انکے تین بیٹے تھے ابراہیم، ارسلان اور شارق۔

بڑی بیٹی کا نام فاطمہ تھا جن کی ایک بیٹی تھی سارہ۔
اور چھوٹی بیٹی کا نام تھا سمینہ جن کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا بڑی بیٹی زینب، دوسرا بیٹا جنید اور چھوٹی بیٹی منہل۔۔۔

شاہزین نے دروازے پر دستک دی تھی۔ "حیات کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟"
اندر سے کسی کی مدھم سی آواز آئی تھی۔ "یس کم ان زین۔"

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ کمرے کی حالت دیکھ کر فکر مند ہوا تھا کمرہ بری طرح بکھرا ہوا تھا اور ایک خوبصورت سی لڑکی جس کا رنگ صاف تھا بے حد صاف اور آنکھیں گرے رنگ کی تھیں انتہائی نازک سے وجود

کے ساتھ وہ بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ اور سادہ سے حلیے میں بھی انتہائی حسین واقعہ ہوتی تھی جواب گود میں رکھی کتابوں کے صفحات کو پلٹنے میں مصروف تھی۔

"کیا ہو گیا ہے حیات کچھ پریشان لگ رہی ہو اور روم ایسے بکھرا ہوا کیوں ہے تمہارا؟" شاہرین نے بات کا آغاز کیا تھا۔

حیات نے گود میں پڑی کتابوں کو بند کیا تھا۔ "میں سامنے بک شیف سے کچھ بکس ڈھونڈ رہی تھی بے دھیانی میں میرا ہاتھ لگا اور بکس گر گئی اور پریشانی میں سب سیٹ کرے بنا ہی کام کرنے بیٹھ گئی میں، کل اسائمنٹ سبٹ کروانے کا آخری دن ہے اور میرا بہت سارا کام رہتا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کروں زین؟ مجھے پہلے سے تیاری کر کے رکھنی چاہیے تھی مگر روز شادی کی تیاریوں کے سلسلے میں کہیں نہ کہیں شاپنگ کے لیے مجھے جانا پڑتا ہے آخر گھر کی اکلوتی بیٹی ہوں نہ، لیکن مجھے مینیج کرنا چاہیے تھا اپنے اسائمنٹ کو بھی کسی طرح اور میں نے نہیں کیا اسلیئے اب خود پر آیا غصہ ان تکیوں اور بے جان چیزوں پر نکال رہی ہوں۔" وہ واقعی بہت پریشان ہو رہی تھی، اور اسے پریشان دیکھ کر کوئی اس سے زیادہ پریشان ہو چکا تھا۔

"اب پریشان ہونے کے بجائے جلدی سے کھڑی ہو جاؤ پہلے ہم لنچ کریں گے اور پھر میں خود تمہاری ہیلپ کرونگا اس اسائمنٹ کو مکمل کرانے میں چلو شاباش اب ہم لنچ کریں گے جب تک زینت تمہارا روم صاف کر دے گی۔" ڈائینگ روم میں داخل ہوتے ہی زینت انہیں کچن سے باہر نکلتی ہوئی دکھی تھی۔

"زینت" شاہرین کی اس بات پر زینت ان دونوں کے پاس آچکی تھی۔

"جی شاہرین صاحب۔"

"امی سے کہہ دو پلیز کہ ہم دونوں کا لنچ لگا دیں ہم ویٹ کر رہے ہیں اور حیات کا روم جا کر تم صاف کر دو"
"جی ٹھیک ہے۔" وہ جواب دے کر جا چکی تھی۔

اور وہ دونوں میز پر آمنے سامنے بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

اچھا زین آج آپ جلدی کیوں آگئے آفس سے؟

"در اصل مجھے ایک امپورٹینٹ پریزنٹیشن بنانی تھی ابراہیم کے ساتھ مل کر اور شادی کی وجہ سے کچھ ڈیز سے وہ آ بھی نہیں پارہا آفس تو میں نے سوچا گھر جا کر ہی بنالونگا اس کے ساتھ بیٹھ کر۔"
"او اچھا یعنی آپ کام سے آئے تھے چلیں ٹھیک ہے آپ پہلے اپنا کام کر لیجئے گا پھر آپ میری مدد کروانے آئیے گا۔"

"نہیں پہلے تمہارا اسلایمنٹ کمپلیٹ کرے گے میں اپنا کام بعد میں کر لوں گا۔" وہ جانتا تھا کہ حیات کے اسلایمنٹ میں بہت وقت لگے گا اور اسے اپنی پریزنٹیشن بھی صبح 9 بجے سے پہلے تیار کرنی تھی جس کے لیے اسے پوری رات جاگنا پڑے گا لیکن حیات کی پریشانی کے آگے شاہزین کچھ دیکھنے کے قابل نہیں رہتا تھا۔

شاہزین نے اس کے ساتھ مل کر اس کا اسلایمنٹ مکمل کروا دیا اب وہ کمرے میں آ کر بیٹھا تھا رات کے گیارہ بج رہے تھے شاہزین کے بولنے پر ابراہیم پریزنٹیشن پر کام کرنے بیٹھا ہی تھا کہ اسے اس کے دوست ساتھ شاپنگ پر لے جانے آگئے تھے پریزنٹیشن بناتے بناتے 5 بج گئے تھے وہ جب صبح سو کر اٹھا تو 8:30 بج رہے تھے وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا وہ تیزی سے باہر جا رہا تھا کہ موبائل میں میسج کی ٹیون بجی تیزی سے چلتے قدم رکے تھے جب موبائل اسکرین پر حیات کا میسج لکھا آ رہا تھا

"میں ارسلان کے ساتھ کالج جا رہی ہوں آپ کو میری وجہ سے اپنا کام رات جاگ کر کرنا پڑھا صبح اسی لیے تائی امی کو آپکو اٹھانے سے انکار کر دیا تھا میں نے، چھٹی میں آپکا انتظار کرونگی بیسٹ آف لک فور یور پریز نیشن مجھے پکارتی ہیں ہے یہ ڈیل آپکو ہی ملے گی۔"

صبح دیکھ کر شاہزین اطمینان سے مسکرایا تھا۔۔۔

گھر کی عورتیں کسی نہ کسی کام میں مصروف تھیں گھر میں شور و گل کا سماں تھا کیونکہ آج سمینہ اور فاطمہ پھوپھو بھی اپنے بچوں کے ساتھ آئی ہوئی تھیں

سارے بچے مل کر شادی کی پلیننگز میں مصروف تھے اتنی دیر میں ارمان سب کو انتظار کرنے کا کہہ کر غائب ہو گیا تھا اور ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ اپنے گلے میں ڈھول ڈالے آیا تھا جسے وہ بنار کے بجارہا تھا ڈھول کو دیکھتے ہی یکدم سب اٹھ کھڑے ہوئے تھے ناچنے کے لیے، ارمان ڈھول بجا بجا کر تھک چکا تھا اس نے ارسلان کے گلے میں ڈھول ڈال کر اسے بجانے کا کہا اور سارہ کی طرف اپنا رخ موڑا تھا۔ "چلو ارسلان ڈھول بجاؤ اب سارہ کی باری ہے ڈانس کرنے کی کیونکہ سب نے تو ڈانس کر لیا اب تو صرف سارہ ہی رہ گئی ہے، ارے تم تو ہماری پیاری فاطمہ

پھوپھو کی اکلوتی زہریلی او! میرا مطلب پیاری بیٹی ہو تو چلو پھر ارسلان بجاؤ اب کرے گی یہ ناگن ڈانس شروع ہو جاؤ یا ر چلو۔"

"میں تمہیں ناگن لگتی ہوں جو مجھ سے ناگن ڈانس کروانا چاہتے ہو۔"

"ارے نہیں، نہیں ناگن لگتی تو نہیں ہو ارمان اس کے چہرے کا جائزہ لے کر بولا پرہاں سب کو ڈسنے کے لیے ہمیشہ تیار ضرور رہتی ہو۔" ارمان کی اس بات پر لاؤنج میں کھڑے ہر وجود نے با آواز بلند قہقہہ لگایا تھا۔

"کیوں تنگ کرتے ہو اسے اتنا" ارمان لاؤنج میں آتی ہوئی آواز پر چونکا، "ارے سمیرا چاچی وہ خود بھی تو منہ بنائے رکھتی ہے نہ، اچھا یہ سب چھوڑے مجھے یہ بتائے کہ آج لنچ کے لیے کیا بن رہا ہے؟"

"آج تمہاری سمینہ پھوپھو تم سب کی فیورٹ تکہ بریانی بنا رہی ہے چلو اب یہ شور شرابہ بند کرو اور شاہنہرین کو کال کر کے پوچھو کہ وہ حیات فاطمہ کو یونیورسٹی سے لینے جاسکے گا یہ نہیں کیونکہ اسکی ضروری میٹنگ تھی آج آگر وہ بڑی ہو تو جاؤ پھر تم حیات فاطمہ کو جا کر لے آؤ۔"

"ٹھیک ہے میری پیاری چاچی میں ابھی کال کر کے آتا ہوں۔"

فون کٹ کرنے کے بعد ارمان نے سیڑھیوں سے ہی کھڑے ہو کر زور سے اپنی چاچی کو مخاطب کیا تھا۔

"پشیمینہ چاچی سمیرہ چاچی سے پلیر کہہ دیجئے گا کہ شاہنہرین بھائی حیات کو یونیورسٹی سے پک کر لینگے خود۔"

یہ بات وہاں کھڑے ایک اور وجود نے سنی تھی جسے یہ بات سخت ناگوار گزری تھی اور ارمان اس بات کو محسوس کر چکا تھا اور اسے چھیڑنا اس نے اپنا فرض سمجھا تھا۔

"کیا ہوا سارہ کہیں تم وہاں جم تو نہیں گئی؟ اگر میری مدد کی ضرورت ہے تو بتاؤ میں آگ لگا کر یہ برف پگھلا سکتا ہوں کیونکہ ابھی تو پاؤں جمے ہیں اگر یہ برف دماغ تک پہنچ گئی تو تم مذاق مذاق میں ماری نہ جاؤ کہیں۔"

سارہ نے شدید غصے سے لب بھینچے تھے اس نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ ارمان وہاں سے بھاگ چکا تھا۔

ارمان اس تیزی سے بھاگ رہا تھا کہ اسے اندازا ہی نہ ہوا کہ سامنے سے زینب ہاتھ میں اپنا ناول لیے اپنے خوابوں میں کھوئی چلی آرہی تھی اور چند سیکنڈ میں ایک چھوٹا سا ٹکڑاؤ دار دھماکا ہوا تھا ارمان اور زینب زمین بوس ہو چکے تھے لیکن جس کا نقصان سب سے زیادہ ہوا تھا وہ تھی بے جان ناول کی کتاب جو اڑ کر پاس پڑے پانی کے ڈرم میں جا چکی تھی ارمان فوراً اٹھ کر زینب کی طرف بڑھا زینب کی طرف ہاتھ بڑھا کر وہ فکر مندی سے پوچھنے ہی لگا تھا کہ تم ٹھیک ہو کہ اس کے الفاظ پورے کرنے سے پہلے ہی زینب چیختے ہوئے کھڑی ہوئی۔

"یا اللہ! میرے فیورٹ ناول کی بک کدھر چلی گئی ڈھونڈو اسے۔"

ارمان جو کہ اس کتاب کو اڑتا ہوا جا کر ڈرم میں گر تا دیکھ چکا تھا مگر زینب کی اس کتاب کے لئے محبت دیکھ کر وہ سکتے میں آچکا تھا اور بس اس ڈرم پر آنکھیں ٹکائے کھڑا تھا اس کی آنکھوں کے تعاقب میں جب زینب نے آگے جا کر دیکھا تو وہ صرف اتنا ہی کہ سکی۔

"میرا فیورٹ ناول تھا یہ" ارمان نے بات کو آگے بڑھایا۔ "جو کہ اب اس پانی میں غوطے کھا کھا کر ڈوب چکا ہے تم نے اسے تیرنا کیوں نہیں سکھایا یا؟" یہ کہتے ہوئے وہ جیسے ہی پیچھے پلٹا زینب کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں اسے اپنے دل میں گرتے محسوس ہوئے۔

"اچھا تم روکیوں رہی ہوں؟ آئی ایم سوری پلیز اب یہ آنسوؤں کو صاف کرو مجھے ناول کا نام بتاؤ میں تمہیں آج کے دن ہی دوسرا لادونگا۔" وہ اسے روتا دیکھ کر واقعی پریشان ہو گیا تھا۔

زینب نے اسکی بات سن کر آنسوؤں صاف کیے "کیا تم سچ میں مجھے لادو گے دوسرا ناول۔" ارمان نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اچھا تو مجھے دو اور ناول چاہیے تھے لیکن شادی کی مصروفیات کی وجہ سے جا نہیں پار ہی تھی تو ساتھ ساتھ وہ دونوں بھی لادینا پلیز۔"

"جی آپ کے لیے تو ہم پوری لائبریری لاسکتے ہیں تین ناولز کیا چیز ہیں لیکن اس کے لیے آپ کو میرے ساتھ چلنا پڑھے گا کیونکہ مجھے ناولز کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں۔"

"چلے ٹھیک ہے پھر ہم لنچ کے بعد چلے گے۔"

"حیات مجھے پہنچنے میں دس منٹ لگے گے کیونکہ راستے میں تھوڑا ٹریفک ہے تم یونیورسٹی میں ہی انتظار کرنا میرا باہر مت نکلنا اوکے۔"

سامنے سے "اوکے زین" کہہ کر حیات فون رکھ چکی تھی۔

دس منٹ تو ہونے والے ہیں چلو جب تک باہر نکلوں گی زین پہنچ جائیگے وہ خود سے بات کرتے ہوئے آگے کی جانب بڑھ رہی تھی یونیورسٹی کے گیٹ کے باہر پہنچ کر وہ ادھر ادھر زین کی تلاش میں دیکھ ہی رہی تھی کہ باینک پر دو لڑکے اس کے پاس آکر رکے۔

"کیا ہوا بے بی ڈول ہم گھر چھوڑ دیں کیا؟"

آگے بیٹھے ہوئے لڑکے نے خباثت بھرے لہجے سے کہا جس پر پیچھے بیٹھے ہوئے لڑکے نے زوردار قہقہہ لگایا۔ کچھ پل یونہی وہ اسے پریشان کرتے رہے تھے کہ دفعتاً آگے بیٹھے شخص نے ٹھٹھک کر اپنی دائیں جانب دیکھا جہاں ایک چھ فٹ کا لڑکا اس کا گریبان دبوچے کھڑا تھا اور چند سیکنڈز میں وہ اسے اپنے زوردار گمے سے زمین بوس کر چکا تھا باینک کے گرنے کی وجہ سے اس کا دوسرا دوست بھی گر چکا تھا۔

"تم ٹھیک ہو حیات تمہیں منع کیا تھا نہ جب تک میں نہ پہنچو باہر مت آنا کیوں آئی تم باہر سنبھالو کیوں نہیں ہو تم میری بات، چلو تم گاڑی میں بیٹھو میں ابھی آیا۔" وہ اسے گاڑی کے دروازے کی طرف جانے کا اشارہ کرتا ہوا بولا۔

وہ شدید غصے میں تھا حیات جانتی تھی کہ وہ اسے بٹھا کر ان لڑکوں کی طرف جائے گا جو باینک پیروں پر گرنے کی وجہ سے اب تک وہی پڑے تھے اور وہاں کھڑے کوئی لوگ لڑائی میں نہیں پڑنا چاہتے تھے مگر ایک شخص پولیس کو فون کر چکا تھا۔

"زین پلیز چھوڑے انہیں چلتے ہیں یہاں سے حیات نے بمشکل بولا۔"

"تمہیں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے حیات۔" شاہرین نے بے حد نرم لہجے میں اسے اطمینان دلانے کی کوشش کی تھی۔

"ہم بس ابھی دس منٹ میں چلتے ہیں تم یہ لو پانی پیو" اس نے گاڑی سے پانی کی بوتل اٹھا کر آگے کری تھی۔
"مگر یہ لوگ اپنے پیروں پر نہیں جاسکتے انکی ہمت کیسے ہوئی میری حیات کے ساتھ بد تمیزی کرنے کی۔"
یہ بول کر وہ غصے میں انکی طرف بڑھا تھا اس نے بایک کواٹھا کر پٹکھنے کے سے انداز میں زمین پر گرایا تھا۔
"ہمت کیسے ہوئی تم لوگوں کی اسے تنگ کرنے کی۔" وہ غصے میں چیختا ہوا دونوں کو باری باری مارے جارہا تھا مگر پانچ دس منٹ کے اندر اندر ہی پولیس وہاں پہنچ چکی تھی جس کی وجہ سے وہ لوگ زیادہ مار کھانے سے بچ گئے تھے یہ دیکھ کر حیات گاڑی سے باہر آچکی تھی پولیس ان دونوں کو لے جا رہی تھی حیات شاہرین کو گاڑی میں لے جا چکی تھی۔

"ابی ایم سوری زین مجھے اپکی بات ماننی چاہیے تھی دس منٹ ہونے والے تھے میں نے سوچا آپ پہنچنے والے ہو گے اسلیئے میں باہر نکل آئی تھی پلیز اب موڈ ٹھیک کر لے مجھ سے ناراض مت ہونا زین۔"

اس بات پر گاڑی روک کر شاہرین حیات کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"کیسے ہو سکتا ہوں میں تم سے ناراض حیات مگر تمہیں میرا انتظار کرنا چاہیے تھا نہ خدا نخواستہ اگر کچھ ہو جاتا تو، ناؤ پرومسی آئندہ تم ایسا نہیں کرو گی۔"

"اچھا ٹھیک ہیں نیکسٹ ٹائم نہیں ہو گا ایسا آئی پرومسی اور ویسے بھی زین جیسے بیسٹ فرینڈ اور کزن کے ہوتے ہوئے حیات فاطمہ کو کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔"

اس بات پر وہ دونوں مسکرائے تھے۔

"اچھا اچھا یہ سب چھوڑے مجھے یہ بتائے کہ آج تو آپ کی میٹنگ تھی نہ اس کا کیا بنا مجھے امید ہے آپ کو ہی وہ ڈیل ملی ہوگی۔"

"صبح کسی نے بیسٹ آف لک کا میسج کیا تھا تو ڈیل تو مجھے ہی ملنی تھی نہ۔"

"کوئنگریٹو لیشن زین اب ہمیں پارٹی کب مل رہی ہے یہ بتائے؟"

"آج رات ہی اس ڈیل کی خوشی میں گرینڈ پارٹی اور گنائیز کی ہیں جس میں ہماری فیملی کے ساتھ ساتھ تمام بزنس فیلوز اور دوست احباب بھی شرکت کریں گے، اگلے ہفتے سے تو شادی کے فنکشنز شروع ہو جائیں گے اور ابھی شادی کے لیے بھی بہت سی تیاریاں کرنا باقی ہیں اسی لیے پارٹی آج رات ہی اریج کروالی ہے میں نے اور پھر شادی کی وجہ سے ابا، اور دونوں چاچو بھی زیادہ تر مصروف رہ رہے ہیں تمہیں تو پتہ ہی ہے جس کی وجہ سے بزنس کا بھی کام زیادہ تر مجھے دیکھنا پر رہا ہے پر خیر دو، تین ہفتوں کی بات ہے مینیج ہو جائے گا۔"

اسی دوران حیات کو ایک بات یاد آئی تھی، "یہ سب کرنے میں تو آپ ماہر ہیں اور باآسانی سب کر بھی لینگے لیکن یہ بتائے ابھی شادی کی تیاریوں سے مجھے یاد آیا آپ نے اپنی شاپنگ کی ہے شادی کی زین؟"

اس بات پر زین کو خاموش پا کر وہ سمجھ گئی تھی کہ اس کا خیال سہی تھا "مجھے یقین تھا کہ آپ سارے کاموں کے بیچ اپنی شاپنگ کرنا بھول چکے ہونگے۔"

باتیں کرتے کرتے وہ کب گھر پہنچ گئے تھے انہیں اندازہ ہی نہ ہوا۔

"کل ہم ساتھ چلینگے آپ کی شاپنگ کے لیے۔"

سامنے سے صرف دو الفاظ میں جواب آیا تھا ایک نرم مسکراہٹ کے ساتھ، "جو حکم" وہ مسکراتی ہوئی گاڑی سے اتر چکی تھی۔

لنچ کا وقت تھا سارے گھر والے ڈائننگ ہال میں جمع تھے اور رنگ جزیشن کی خوش گپیوں کا سلسلہ بھی عروج پر تھا تنے میں ارمان کی آواز آئی تھی۔

"پھوپھو آج تو بتا ہی دیں کہاں سے بنانا سیکھی اتنی لیز تکہ بریانی قسم سے اب تو لگ رہا ہے کہ اگر اور کھائی تو میرا پیٹ پھٹ جائے گا اس بریانی کہ چکر میں کسی کا انتظار کرے بنا ہی سب سے پہلے کھانے بیٹھ گیا تھا لیکن دل نہیں بھر رہا سچ میں اور سب ذرا ہاتھ ہولار کھنا کیونکہ رات کو بھی میں یہی بریانی کھاؤنگا ختم نہیں ہونی چاہیے۔"

"اچھا ارمان تم پارٹی میں نہیں چلو گے ہم سب کے ساتھ یہاں بریانی کھاؤ گے گھر میں رہ کر؟" ابراہیم کی اس بات پر سب مسکرائے تھے۔

"او میں تو بھول ہی گیا تھا پارٹی کے بارے میں، اچھا ہو ایاد دلایا لیکن کوئی بات نہیں وہاں سے آکر ہو سکتا ہے بھوک لگ جائے دوبارہ۔"

ارمان کی بات پر سب ایک بار پھر مسکرا دیے تھے۔

اس سے پہلے ارمان اور کچھ بولتا ار باز شاہ اپنی بات کا آغاز کر چکے تھے۔

"پورا دن تم ادھر ادھر بھٹکتے رہتے ہو کچھ بھائی کا آفس میں ہاتھ ہی بٹا دیا کرو دیکھو کتنا برڈن ہو گیا ہے اس پر آفس کا ہم تینوں بھائی بھی آج کل وقت نہیں نکال پارہے بزنس کے لیے۔"

اس بات پر ارسلان فوراً سے بات کے بیچ میں کودا تھا کیونکہ وہ جانتا نہیں تھا کہ ایسا کر کہ وہ اپنے ہی پیروں پر کھڑی مار رہا ہے، "ہاں ارمان تمہیں شاہنہرین کا ہاتھ بٹانا چاہیے وہ بچارے اکیلے کتنا بوجھ اٹھائے گے بزنس کا۔" ارسلان کی بات پوری سننے سے پہلے ہی ار باز شاہ نے اسے اڑے ہاتھوں لیا تھا۔

"ارسلان ارمان کی ٹانگ کھینچنے سے پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ تم کیا کرتے رہتے ہو پورا دن تم دونوں ہی فارغ ہوتے ہو آج کل لاسٹ منتھ ہی تم دونوں کے ماسٹرز کے تھرڈ سیمسٹر کے پیپر ہوئے ہیں ابھی تو یونیورسٹی بھی آف ہے تم دونوں کی لیکن بس تم دونوں پورا دن گھر میں ادھر ادھر اڑتے پھرتے ہو اور کوئی کام نہیں ہے تم دونوں کا ہی، تم دونوں کی عمر میں ابراہیم اور شاہنہرین ہم تینوں بھائیوں کا آدھا بوجھ کم کر چکے تھے۔"

اس بات پر وجدان شاہ اور بلال شاہ دونوں ہی شاہنہرین اور ابراہیم کو سراہنے لگے تھے۔

"اور اس بار تو شاہنہرین نے اکیلے ہی محنت کر کے یہ ڈیل حاصل کر لی ہے ماشاء اللہ، وی آر پروڈاؤف یومائے سن۔"، وجدان شاہ نے بات میں اضافہ کیا تھا۔

سب باری باری شاہنہرین کو مبارکباد دے رہے تھے تب ہی ارمان سارہ سے مخاطب ہوا، "تم نہیں دوگی شاہنہرین کو مبارکباد؟"

سارہ بنا جواب دیے اپنا رخ موڑ کر شاہنہرین کی طرف متوجہ ہوئی، "کوئنگریٹولیشنز فور دس سکسیس زین۔"

سارہ کے آخری الفاظ پر حیات کو غصہ آیا تھا۔

"انکا نام شاہزین ہے سب انہیں شاہزین کہتے ہیں تم بھی وہی کہو۔"

سارہ کو یہ بات سخت ناگوار گزری تھی۔ "تم بھی تو انہیں زین کہتی ہو تو پھر میں کیوں نہیں کہہ سکتی؟"

"میں بھی نہیں صرف میں ہی انہیں زین کہتی ہوں اور نہ کوئی کہتا ہے نہ کہہ سکتا ہے۔"

"پر کیوں؟" سارہ نے جھنجھلا کر کہا۔

اب کی بار جواب شاہزین کی طرف سے آیا تھا۔

"کیونکہ میں نہیں چاہتا، اور میں زین صرف حیات کا ہوں باقی تم سمیت پوری دنیا کے لیے میں شاہزین ہوں۔"

شاہزین کے لہجے نے اسے بہت کچھ سمجھا دیا تھا۔

حیات سارہ کے اس رویے سے اسیٹ ہوئی تھی اسے یہ بات آج تک سمجھ نہ آئی تھی کہ آخر سارہ اس سے ایسا

برتاؤ کیوں کرتی ہے؟ وہ کچھ دیر وہی ڈائننگ ٹیبل پر کھانے سے ہاتھ روکے بیٹھی رہی تھی پھر کچھ دیر میں سب

کو یہ کہتی ہوئی ڈائننگ ہال سے باہر چلی گئی۔

"میں کھا چکی ہوں اور یونیورسٹی میں بہت کام تھا آج تھکن ہو رہی ہے میں تھوڑی دیر ریسٹ کرونگی۔"

اس نے پوری کوشش کی تھی کہ کوئی یہ اندازہ نہ لگا سکے کہ وہ سارہ کی وجہ سے اسیٹ ہوئی ہے۔

"دیکھا ٹھیک سے کھانا بھی نہیں کھایا میری بچی نے تمہیں پتہ بھی ہے کتنی حساس ہے وہ شاہزین کے معاملے میں

بچپن سے ہی شاہزین نے اسے بہت لاڈ میں رکھا ہے دونوں کی بچپن سے ہی اتنی گہری دوستی ہے کیوں بولتی ہو

انکے بچ میں؟"

اس بات پر غصہ ہو کر سارہ ڈائینگ ٹیبل سے اٹھنے ہی لگی تھی سمیرہ چاچی کے ہاتھ پکڑ کے اشارے سے منع کرنے پر وہ کھڑی نہیں ہوئی تھی۔

"خیر ہو گئی فاطمہ بچی ہے جانے بھی دو میں حیات کو کھانا کھلا دوں گی بعد میں۔" سمیرہ کی اس بات پر فاطمہ کو کچھ اطمینان ہوا تھا۔

حیات کے جاتے ہی شاہزین کے لیے وہاں بیٹھنا مشکل ہو رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حیات اپ سیٹ تھی کچھ دیر میں وہ وہاں سے کال کا بہانا کر کے اٹھ چکا تھا اور سب سے پہلے کچن میں گیا تھا اور حیات کے لیے کھانے کی ٹرے بنا کر اب وہ اس کے روم کی جانب بڑا تھا۔

شاہزین کے جانے کے بعد سب کھانے میں مصروف ہو چکے تھے۔ اب کی بار بات کا آغاز زینہ نے کیا تھا۔
"اور بتاؤ زینب، سارہ پڑھائی کیسی جارہی ہے اپ دونوں کی؟"
زینب نے پانی کا گلاس ہاتھ سے رکھتے ہوئے جواب دیا۔

"جی ممانی جان بہت اچھی چل رہی ہے سارہ اور میں ہے تو ایک ہی یونیورسٹی میں بس ہمارے ڈپارٹمنٹ الگ الگ ہے اور ابھی تو تھرڈ سیمسٹر کا سٹارٹ ہی ہے تو اتنا کام نہیں ہے کیونکہ اسائنمنٹ وغیرہ کی سبمیشن ڈیٹ بھی بہت آگے کی ہے اسلیے اچھا ہے ہم لوگ شادی اچھے سے انجوائے کر سکتے ہیں۔"

"چلو اچھا ہے ماشاء اللہ بس اللہ پاک ہمارے سارے بچوں کو کامیاب کرے اور جنید اور منہل تم دونوں کے کیا حال ہے پڑھائی کے؟"

"میرے حال تو بہت اچھے ہے ممانی جان ابھی میرے میٹرک کے بورڈ کے امتحانات ہونگے بس دعا کرے گا
باقی تیاری بہت اچھی ہے۔" منہل نے کھلے دل سے جواب دیا۔ "اور پھر ہمارے بعد انٹروالوں کے پیپرز ہونگے
۔"

"یعنی جنید کے بس اللہ ہی حافظ ہے اسکا تو۔" سمینہ کی اس بات پر سب ہنس دیے تھے سب کھانا کھا کر اپنے اپنے
کاموں میں لگ چکے تھے۔

"حیات میں اندر آ جاؤ۔" شاہنہ دروازے پر دستک دے رہا تھا، "آجائے" اندر سے صرف اتنی سی آواز آئی
تھی۔

"کیا ہوا ہے حیات کیوں آگئی کھانے سے ایسے اٹھ کر تم نے کھانا بھی نہیں کھایا دیکھو میں تمہارے لیے کھانا لایا
ہوں چلو جلدی سے کھانا کھا لو شباہ۔"

"مجھے نہیں کھانا ہے آپ جانے فلہال زین۔"، وہ کچھ ڈسرب تھی۔

"تم سارہ کی بات کی وجہ سے اپ سیٹ ہو تو چلو میں سوری بول رہا ہوں ناسارہ کی طرف سے اب سے ایسا نہیں
ہو گا ای پرومس اب ان سب چیزوں میں کھانے کا کیا قصور ہے مجھے بتاؤ؟"

"تو وہ مجھ سے بحث کیوں کرتی ہے آپکے معاملے میں ہمیشہ مجھے اچھا نہیں لگتا، وہ مجھ سے ٹھیک سے بات بھی نہیں کرتی زین مجھے بڑا لگتا ہے وہ میری کزن ہے جیسے زینب، منہل ہے میرے لیے ویسے ہی وہ ہے پروہ پتہ نہیں کیوں مجھے پسند نہیں کرتی آپکو تو پتہ ہے نہ کہ میں زینب اور طوبہ تو ہماری پڑوسن ہے پر ہم تینوں کتنے اچھے دوست ہے لیکن وہ ہمارے ساتھ بیٹھتی ہی نہیں کبھی پتہ نہیں کیوں چرتی ہے اتنا۔"

"اچھا ٹھیک ہے ای نو کہ اسکا نیچر یہاں کسی سے نہیں ملتا یہاں تک کے پھوپھو میں بھی نہیں لیکن دوسروں کے لیے ہم خود کو تو تکلیف نہیں دے سکتے نہ جو ہونا تھا ہو چکا نہ اب اداس ہونے سے کیا فائدہ؟"

"زین بہت دفعہ میں نے اکیلے میں آرام سے اس سے بات کرنے کی، اس کے کو مپلیکس کو دور کرنے کی بھی کوشش کی ہے پروہ کچھ سننا ہی نہیں چاہتی وہ ہمیشہ خود کو کو مپسٹر کرتی ہے مجھ سے میں نے اسے ہمیشہ کہا ہے کہ ہر انسان ایک سا نہیں ہوتا سب کی قابلیت الگ ہوتی ہے ضروری نہیں کہ میں جس چیز میں اچھی ہو وہ بھی اسی چیز میں اچھی ہو اسکے اندر کوئی اور گٹز بھی تو ہو سکتے ہے نہ، پروہ کیوں نہیں سمجھتی زین۔"

"حیات تم جو کر سکتی تھی تم نے کیا نہ اب جب وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تو تم کیا کر سکتی ہو ہم صرف امید کر سکتے ہیں کہ وہ وقت کے ساتھ سمجھ جائے بس، چلو اب جلدی سے اپنا موڈ ٹھیک کرو اور کھانا شروع کرو شاباش اور ہاں میں ابھی باہر گیا تھا کچھ دیر پہلے تو تمہاری فیورٹ آئس کریم لایا تھا تم کھانا شروع کرو میں لے کر آتا ہوں ٹھیک ہے؟"

"ہاں ٹھیک ہے میں کھانا کھا رہی ہوں آپ جلدی سے لے آئیے آئس کریم۔"

شاہزین مسکرا کر کمرے سے باہر جا چکا تھا اور حیات کھانے میں مصروف ہو چکی تھی۔

سب پارٹی کے لیے تیار ہو رہے تھے اسی وقت بلال شاہ ارسلان کے پاس رُکے تھے "ارسلان بیٹا ہم سب نکل رہے ہیں تم حیات سے جا کر پوچھو زہ وہ تیار ہو گئی ہے کیا"

"جی تایا ابو میں پوچھتا ہوں۔"

وہ سیدھا اپنی دائیں جانب حیات کے کمرے کی طرف بڑھاتا تھا، "حیات تم ریڈی ہو تایا ابو پوچھ رہے ہیں انہیں نکلنا ہے شاید"

حیات نے مصروف سے انداز میں اسے دیکھے بنا ہی جواب دیا تھا۔

"نہیں مجھے تھوڑی دیر لگے گی تم انہیں کہہ دو وہ باقی سب کے ساتھ وہاں پہنچے میں زین کے ساتھ آ جاؤنگی۔"

"ٹھیک ہے میں کہہ دیتا ہوں۔"

ارسلان بلال شاہ کو ڈھونڈتے ہوئے انکے کمرے میں آ پہنچا تھا اور آخر کار وہاں اسے بلال شاہ اپنا کوٹ پہنتے ہوئے دکھے تھے۔

"تایا ابو حیات شاہزین کے ساتھ آئے گی اور میں اور ارمان بھی تو ہم سب ساتھ آ جائیگے"

"چلو ٹھیک ہے پھر ہم لوگ نکلتے ہے تم لوگ بھی جلدی پہنچنا زیادہ دیر مت لگانا ٹھیک ہے۔"

اس بات پر ارسلان اثبات میں سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر آچکا تھا جہاں اس کا سامنا طوبہ سے ہوا تھا جسے دیکھتے ہی وہ کچھ سیکنڈز کے لیے وہی رک گیا تھا جو آج لائٹ پنک فرائیڈ پر چوڑی دار پا جامے میں اپنا کامدار دوپٹہ کندھے پر لیے ہلکا سا میک اپ کیے سامنے سے چلی آرہی تھی، ارسلان کو طوبہ جانے کب سے پسند تھی لیکن آج اس کا دل اس بات کا اقرار کر رہا تھا۔ اسے قریب آتا دیکھ وہ فوراً سے سنبھلا تھا۔

"طوبہ تم اس وقت یہاں اب تک نکلے نہیں تم لوگ پارٹی کے لیے؟ کہیں پارٹی کے بجائے کہیں اور جانے کا ارادہ تو نہیں کر لیا؟ وہ مزاحیاں لہجے میں بولا تھا۔

"نہیں نہیں میں بس ریڈی ہوں سب میرا ہی ویٹ کر رہے ہیں گھر میں دراصل اینڈ ٹائم پر میری ہیلز ٹوٹ گئی ہے اس ڈریس سے میچینگ اسلئے حیات سے اسکی ہیلز لینے آئی تھی ہم دونوں نے ایک ساتھ سیم سینڈلز لیے تھے شاہزین بھائی کی سکسیس پارٹی کیسے مس کر سکتے ہیں ہم لوگ آخر بچپن کی دوستی ہے انکی یا اور بھائی سے"

"ہاں اور تمہارا بھی تو بہت گہرا رشتہ ہے اس گھر سے"

"کس رشتے کی بات ہو رہی ہے ارسلان ہمیں بھی بتاؤ؟" پیچھے سے آتے ارمان نے ارسلان کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے شرارتی انداز میں پوچھا تھا۔

"ارمان وہ بھی تو حیات کی بچپن کی دوست ہے نہ میں وہی بات کر رہا تھا بس اور ہاں جاؤ تم شاہزین سے جا کر پوچھو کتنی دیر لگے گی نکلنا ہے جلدی۔"

"ٹھیک ہے میں کباب میں ہڈی نہیں بنتا۔ یو کیری اون۔"

ارمان ارسلان کے کان میں بس اتنی سے سرگوشی کر کے بھاگنے کے سے انداز میں وہاں سے غائب ہوا تھا۔

"اچھا سب ویٹ کر رہے ہیں میں حیات سے سینڈلز لے لو جلدی سے چلے اللہ حافظ۔" وہ بولتی ہوئی آگے بڑھنے لگی تھی

"اچھا ویسے ایک بات کہوں؟" ارسلان نے جھجھکتے ہوئے اجازت طلب کی۔

"ہاں ارسلان بولو" طوبہ صرف اتنا ہی کہہ سکی تھی۔

"اس کلر میں تم بہت اچھی لگ رہی ہو۔"

طوبہ کو ایسی کسی بات کی توقع نہیں تھی وہ اس بات پر پزل ہوئی تھی کچھ سینڈلز وہاں کھڑے رہنے کے بعد وہ بنا کچھ جواب دیے حیات کے روم میں چلی گئی تھی۔

"حیات چلو بہت دیر ہو گئی ہے"

ارمان کی آواز پر وہ فوراً ہی باہر آئی تھی

"ہاں چلو بس یہ میرے سینڈل کاسٹریپ مجھ سے ٹھیک سے بند نہیں ہو رہا۔"

"کیا ہوا ہے حیات؟" شاہزین کی آواز پر وہ پیچھے کی جانب مڑی تھی۔ جسے دیکھنے کہ بعد شاہزین سانس لینا بھول

چکا تھا آج حیات نے بلیک کلر کا گھیر دار فروک پہنا تھا جس کی لمبائی اس کے سینڈلز کو چھو رہی تھی، کانوں میں

ہلکے سے اتر رنگ اور ہلکے پہلکے میک اپ کے ساتھ گلے میں شاہزین کا دیا ہوا لوکٹ پہنے (جسے وہ کبھی نہیں اتارتی تھی) ایک کندھے پر ڈوپٹہ سیٹ کرے معصوم سے چہرے کے ساتھ اپنی ہیلز کو دیکھتی ہوئی وہ بلا کی خوبصورت لگ رہی تھی جس کے حصار سے وہ خود کو کبھی باہر نہیں نکالنا چاہتا تھا۔

"کچھ نہیں بس یہ سٹریپ نہیں لگ رہا۔"

حیات کی اس بات پر شاہزین واپس حقیقی دنیا میں آیا تھا۔

"اس میں پریشان ہونے کی کوئی بات ہے یہاں بیٹھو میں لگا دیتا ہوں اس نے سائڈ میں پڑی چیئر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔"

"جب آتم سے نہیں ہو رہے تھے تو پہلے مجھے بلا لیتی یہ دیکھو اتنی بیدردی سے بند کرنے کی بار بار کوشش کرنے کی وجہ سے پوری اتنی پیرو کی جگہ ریڈ ہو رہی ہے تمہاری۔"

"سب بڑی تھے آپ خود تیار ہو رہے تھے دیر ہو رہی تھی اسلیے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہ رہی تھی کسی کو زین۔"

"چاہے پوری دنیا مصروف ہو لیکن حیات کے لیے زین ہمیشہ ہو گا یاد رکھنا یہ بات۔"

شاہزین نے دونوں سینڈلز کے سٹریپس کو ٹھیک سے بند کیا تھا۔

"اب دیر نہیں ہو رہی؟" سارہ نے چڑے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔

پیچھے سے سارہ کی آواز پر شاہزین چونکا تھا البتہ ارمان اور حیات کو معلوم تھا وہ انکے ساتھ جائے گی۔

"تم پھوپھو لوگوں کے ساتھ نہیں گئی؟"

"نہیں نکلتے وقت میرے ڈریس پر شارق سے جو س گر گیا تھا اور چہنچ کرنے میں ٹائم لگتا اسیلئے ماموں نے کہا تم لوگوں کے ساتھ آ جاؤ۔"

"چلو سب گاڑی میں بیٹھو اب" شاہزین کی آواز پر سب باہر کی طرف چل دیے تھے۔

پارٹی میں سب پہنچ چکے تھے وہاں فیملی میمبرز کے ساتھ ساتھ دوست اور بہت سے بزنس مین بھی شامل تھے جن میں سے کچھ انکی راپول کمپنیوں کے لوگ بھی تھے۔ جن میں شیراز یزدانی اور اسکے بیٹے نوفل یزدانی سر فہرست تھے۔ کیونکہ اس ڈیل کے لیے اس کی کمپنی نے بھی بہت ہاتھ پیر مارے تھے مگر آخر کار یہ ڈیل شاہزین کی کمپنی کو مل چکی تھی جو کہ اس نے بہت محنت سے حاصل کی تھی سب ایک دوسروں سے باتوں میں مصروف تھے جب ہشام صاحب شاہزین اور ابراہیم کے پاس آئے تھے انکے ساتھ ایک اور لڑکا تھا جو قریباً چوبیس، پچیس سال کا لگتا تھا شارق صاحب کی کمپنی کی ساتھ ڈیل ملنے کی خوشی میں ہی آج کی پارٹی رکھی گئی تھی یہ ڈیل جتنی شاہزین کی کمپنی کے لیے ضروری تھی اتنی ہی ہشام صاحب کی کمپنی کے لیے بھی ضروری تھی کیونکہ دونوں ہی ویل اسٹیبلش کمپنیاں تھیں اور اس ڈیل سے دونوں کمپنیوں کو فائدہ تھا۔

Novels Hub

توضوری از قلم مکینہ شیخ

"کیا حال ہے؟ اور ابراہیم کیسی چل رہی ہے تمہاری شادی کی تیاریاں؟" ہشام صاحب نے آتے ہی سوالات پوچھنا شروع کر دیئے تھے۔

"جی سب ٹھیک ہے اور شادی کی تیاریاں بھی اچھی جارہی ہیں ماشاء اللہ اور آپ لوگوں کو لازمی آنا ہے شادی میں۔" ابراہیم نے انتہائی خلوص سے جواب دیا۔

"ہاں بالکل آئیگے تم بے فکر رہو اس سے ملو تم دونوں یہ میرا بھتیجا ہے۔ اہتنام، پچھلے ہفتے ہی انگلینڈ سے آیا ہے پڑھائی مکمل کر کے۔"

"اچھا دیٹس گریٹ اب تو آپکو بزنس میں بھی ہیلپ مل جائے گی۔ نائیس ٹومیٹ یومین" شاہزین نے گرمجوش سے ہاتھ ملانے کے لیے بڑھایا تھا کچھ دیر وہ لوگ یونہی بزنس کی باتیں کرتے رہے تھے۔

حیات زین کے طرف جارہی تھی شاہزین کی حیات کی طرف پیٹ ہونے کی وجہ سے وہ اسے دیکھ نہیں پایا تھا ورنہ وہ خود اب تک اس کے پاس جا چکا ہوتا۔ لیکن کوئی اور تھا جو اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا کافی دیر سے حیات کے چلتے قدم رکے تھے جب اس نے اپنے ٹھیک پیچھے کسی کو محسوس کیا تھا وہ فوراً ہی پلٹی تھی اور کچھ قدم پیچھے کو ہوئی تھی۔

Hello beautiful girl I m ahtasham faraz , i am foreign qualified but believe me i have never seen such a beauty ever ,you are absolutely gorgeous .

"آپ جو بھی ہیں مجھے جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

شاہزین جیسے ہی پیچھے پلٹا حیات کو ہتاشام سے بات کرتے دیکھ شدید غصے میں تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حیات کسی انجان لڑکے سے بات کرنا پسند نہیں کرتی اور وہ فوراً ہی انکی طرف بڑھاتا تھا اور اتنے میں حیات جانے کے لیے دوبارہ مڑنے ہی لگی تھی کہ پیچھے سے ہتاشام نے حیات کا ہاتھ پکڑا تھا وہ اپنے انجام سے انجان تھا۔

"At least listen to"

اسکے الفاظ منہ میں ہی تھے جب شاہزین اسکا ہاتھ موڑ کر اسکی کمر تک لے جا چکا تھا ہتاشام درد سے چیخا تھا۔ اور اسکی اس چیخ پر پارٹی کے سارے لوگ متوجہ ہو چکے تھے۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے چھونے کی اسکا ہاتھ پکڑنے کی اسی ہاتھ سے پکڑا تھا نہ اسکا ہاتھ اب انجام کا ذمہ دار تم خود ہو گے جان لے لونگا میں آج تمہاری۔"

شاہزین نے ایک ذوردار مکہ اس کے منہ پر مارا تھا

حیات نے سارے گھر والوں کو معاملہ بتایا تب ارسلان، ارمان اور ابراہیم بھی غصے میں اسے مارنے جانے لگے تھے تب وجدان شاہ نے انہیں روکا تھا کیونکہ شاہزین ویسے ہی بہت غصے میں تھا اور یہ سب بھی کچھ کرتے تو معاملہ اور بڑھتا لیکن شاہزین اس کو اچھا خاصا سبق سکھا چکا تھا۔

"تمہیں یہ نہیں کرنا چاہیے تھا ہتاشام اسے ہاتھ لگا کر غلط کیا تم نے تم جیسے لوگ ہوتے ہیں جو نوکا مطلب نہیں سمجھتے جب لڑکی نو کہتی ہے تو اسکا مطلب ہوتا ہے نووو۔" اس بات پر اسکا گریبان پکڑ کر ایک ذوردار مکہ رسید کیا تھا۔ اب وہ فون نکال کر نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

"تمہیں جب جیل کی ہوا لگے گی نہ تو عقل ٹھکانے آجائے گی۔"

پولیس ہتھام کو لے جا چکی تھی شاہزین ہشام صاحب کو کہہ چکا تھا کہ وہ اب یہ ڈیل نہیں کرے گا سب بہت پریشان تھے

"لیکن ان سب کے بیچ اس پارٹی میں اور کوئی تھا جو بہت خوش تھا کون تھا وہ؟"

ہشام صاحب اس لڑائی کے فوراً بعد ان کے پاس آئے تھے۔

مگر شاہزین وہاں سے جا چکا تھا حیات کو اپنے ساتھ لئے اور اب باقی گھر والے بھی اس کے پیچھے نکلے تھے۔

سب گھر میں پہنچ چکے تھے اور اب سب لاؤنج میں بیٹھے پارٹی میں ہونے والے مسئلے پر بات کر رہے تھے جب سارہ نے بیچ میں بولا تھا۔

"شاہزین اپکو اتنا بڑا تماشہ کرنے کی ویسے کوئی ضرورت نہیں تھی حیات کا معاملہ تھا وہ خود بھی تو اس کا ہاتھ جھٹک کر ہٹ سکتی تھی وہاں سے بات بڑھتی ہی نہیں۔"

"پہلی بات حیات کا ہر معاملہ میرا معاملہ ہے اور حیات اس کا ہاتھ جھٹک کر ہٹ بھی جاتی تب بھی میں اُسے چھوڑنے نہیں والا تھا۔" شاہزین کا جواب سن کر سارہ اور کچھ نہ کہہ پائی تھی۔ اب کی بار بات حیات کی طرف سے آئی تھی۔

"سارہ ٹھیک کہہ رہی ہے زین اسٹیلیسٹ آپکو پولیس تک بات نہیں لے جانی چاہیے تھی آپ ویسے ہی اسے اچھا خاصہ سبق سکھا چکے تھے اور ان سب کے باوجود آپ نے ڈیل بھی کینسل کر دی جس کے لیے دن رات آپ نے محنت کی تھی میری وجہ سے آپ کو اتنا بڑا اسٹیپ نہیں اٹھانا چاہیے تھا زین۔"

اس بات نے شاہزین کو بہت ہرٹ کیا تھا

"یہ تم کہہ رہی ہو حیات تم نہیں جانتی کیا کہ شاہزین شاہ اپنی حیات کے لیے ایک ڈیل کیا پوری دنیا بھی چھوڑ سکتا ہے لیکن اس انسان کو نہیں چھوڑ سکتا جو تمہارے ساتھ کچھ غلط کرے اور آج بھی اگر میرا بس چلتا تو جان لے چکا ہوتا میں اب تک اس کی۔"

ارباب شاہ کچھ کہنے ہی لگے تھے کہ اتنی دیر میں زینت وہاں آئی تھی۔

"بڑے صاحب وہ کوئی ہشام صاحب آئے ہیں"

"ٹھیک ہے انہیں بٹھاؤ ڈرائنگ روم میں ہم آتے ہیں۔"

"وہ اب کیا کرنے آئے ہیں یہاں" شاہزین ہشام صاحب کے آنے سے سخت خفا تھا۔

"بیٹا وہ گھر آئے ہیں بات کرنے تو ہم اطمینان سے انکی بات سننے کے ان کے سامنے ہاؤس پر مت ہونا تم مجھے بات کرنے دینا۔" ارباب صاحب شاہزین کو سمجھانے کی انداز میں بولتے ہوئے گھر کے باقی مردوں کے ساتھ ڈرائنگ روم کی جانب بڑھ چکے تھے اور ان کے پیچھے شاہزین بھی وہاں گیا تھا۔

وہ سب ڈرائنگ روم کے صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے بات کی شروعات ہشام صاحب کی طرف سے ہوئی تھی۔

"ار باز صاحب میں آپ سب سے معافی مانگنا چاہتا ہوں جو آج ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے تھا میں مانتا ہوں کہ ہتھام نے غلط کیا لیکن اس غلطی کی اسے اتنی بڑی سزا مت دیں اس کے خلاف ایف آئی آر درج مت کروایں اسکا فیوچر خراب ہو جائے گا پورا ابھی تو وہ بچہ ہے یقین جانے میرا پکی پچی اور اسکی عزت مجھے بھی بہت عزیز ہے میں خود بیٹیوں کا باپ ہوں آپ لوگ چاہیں تو میں اسے دوبارہ باہر بھیج دوں گا وہ خود آکر آپ کی پچی سے معافی مانگ لے گا مگر ایسا مت کریں آپ لوگ اسکی لائف خراب ہو جائے گی میں خود اسے اس پچی سے معافی منگوانے لے کر آؤں گا۔"

ہشام صاحب کی اس بات پر شاہزین غصے میں صوفے سے کھڑا ہو چکا تھا "وہ حیات کے سامنے آیا تو مجھ سے بڑا کوئی نہیں ہو گا اسے معافی نہیں ملے گی صرف سزا ملے گی اور وہ اسی کے لائق ہے۔" شاہزین غصے میں اپنی بات مکمل کر کے واپس باہر کی جانب بڑھا تھا جہاں دروازے کے باہر کھڑی حیات کے الفاظوں نے اسے روکا تھا۔

"زین معاف کر دیں اسے ویسے ہی آپ اس کی عقل ٹھکانے لگا چکے ہیں اور میں اسے معاف کر چکی ہوں آپ اندر جا کر کہہ دیں ان سے بات مت بڑھائیں اور۔"

"میں نہیں کر سکتا اسے معاف کبھی نہیں، حیات فاطمہ کے ساتھ کچھ غلط کرنے والے کو شاہزین ار باز شاہ کبھی معاف نہیں کر سکتا۔"

"آپ چاہے نہ کریں معاف بس اسے جیل سے نکلوا دیں اور اندر جا کر کہہ دیں میں نے معاف کیا اسے میں کوئی ایکشن نہیں چاہتی اس کے خلاف بات اور بڑھانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے زین سمجھے آپ اس بات کو۔"

"میں ایسا کچھ نہیں کرونگا حیات" اس نے ہر الفاظ پر زور دیا تھا۔

لیکن حیات تھی وہ جس کے سامنے شاہزین نہ جیت پاتا تھا اور نہ ہی جیتنا چاہتا تھا۔

ٹھیک ہے سائڈ پر ہو میں اندر جا کر ہشام صاحب سے یہ بات کہہ دیتی ہوں اگر آپ نہیں جارہے تو۔"

"رک جاؤ جارہا ہوں میں۔" شاہزین نے زچ ہو کر کہا تھا جس پر حیات مسکرائی تھی۔

اندر جا کر شاہزین اپنا فیصلہ بتا چکا تھا جو اصل میں اس کا نہیں بلکہ حیات کا فیصلہ تھا انتہام کو رہائی دینے کے لیے

شاہزین کال کر چکا تھا سارا معاملہ سیٹ ہو چکا تھا۔

"میں ہمیشہ آپ لوگوں کا احسان مند رہوں گا بہت شکریہ اسے معاف کرنے کے لیے اور اب جب سب سیٹ ہو

چکا ہے تو میں نہیں چاہتا کہ یہ ڈیل بھی کینسل ہو ہم مل کر اچھا کام کر سکتے ہیں مجھے پورا بھروسہ ہے کہ یہ ڈیل ہم

دونوں کے لیے بہترین ثابت ہوگی۔" ہشام صاحب نے پر جوش انداز میں بات کی تھی اور اس بات سے وہاں

موجود ہر شخص بھی اتفاق رکھتا تھا سوائے شاہزین کے مگر وہ اب کچھ اور مسئلہ نہیں بڑھانا چاہتا تھا اس لیے

خاموش رہا تھا ڈیل کینسل ہونے سے بچ گئی تھی اور ہشام صاحب وہاں سے جا چکے تھے اور یہ بات گھر میں سب

کو پتہ چلنے کے بعد سب اطمینان سے اپنے اپنے کمروں میں سونے جا چکے تھے۔

شاہزین اپنے کمرے میں ایک گفٹ باکس لیے بیٹھا تھا جسے وہ کبرٹ میں رکھنے ہی لگا تھا کہ پیچھے سے حیات روم میں داخل ہوئی تھی۔

"زین کیا کر رہے ہیں آپ؟ اور یہ گفٹ کس کا ہے؟ آپ کو کسی نے گفٹ دیا ہے کیا؟ یہ آپ نے کسی کے لیے خریدا ہے کیا؟"

حیات اپنے سوالات اور بڑھاتی اس سے پہلے ہی شاہزین نے جواب دینا بہتر سمجھا تھا۔

"حیات بس اب اور سوال مت کرنا میں بتاتا ہوں کس کا ہے یہ گفٹ، دراصل یہ گفٹ لیا تو میں نے ہی ہے جسے وقت آنے پر میں اس کے اصل حقدار تک پہنچاؤنگا مگر فلہال میں اسے اپنے پاس ہی رکھوں گا۔"

اس گفٹ کو رکھنے کے لیے شاہزین نے جیسے ہی کبرٹ کھولا اس میں اس طرح کے اور بہت سارے چھوٹے بڑے گفٹ بوکس تھے۔

"زین اتنے سارے گفٹ کس کے لیے ہیں یہ سب ایسا لگ رہا ہے آپ نے سالوں سے یہ گفٹس جمع کیے ہیں، لیکن پہلے کبھی تو میں نے آپ کی کبرٹ کا یہ خانہ کھلا ہوا نہیں دیکھا۔"

"کیونکہ اسے میں سال میں صرف ایک دن کھولتا ہوں اور وہ دن ہے آج کا دن یعنی آٹھ مارچ اور تم سہی کہہ رہی ہو یہ گفٹس میں نے سالوں سے جمع کیے ہیں ایک بہت خاص انسان کے لیے۔"

"اچھا اور کون ہے وہ خاص انسان؟" حیات نے شرارت بھرے انداز میں پوچھا تھا۔

"بس ہے کوئی رگ جان سے عزیز وقت آنے پر ضرور بتاؤنگا یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ کہ تم کسی کام سے آئی تھی کیا؟"

۔

"ویسے تو آپ بات بدل رہے ہیں لیکن ٹھیک ہے میں بھی انتظار کرونگی جب تک آپ خود نہیں بتا دیتے اچھا ہاں میں آپسے یہ پوچھنے آئی تھی کہ آپ آفس کے لیے نکل رہے ہیں نہ تو مجھے یونیورسٹی ڈراپ کر دیں میں لائبریری سے بکس لائی تھی وہ بھی واپس کرنی ہے اور ایک دو کام ہے کیونکہ پھر شادی سٹارٹ ہے اس لیے یونیورسٹی تو جانا ہو گا نہیں اور سب کام کر کے میں آپ کو کال کر دوں گی تو مجھے پک کرنے آ جانا آپ اور اگر اس وقت آپ مصروف ہو تو کسی اور کو بھیج دینا"

"میں ہی آؤں گا تمہیں لینے کال کر دینا فارغ ہو کر۔"

وہ دونوں ناشتہ کر کے نکل چکے تھے۔

ایک ریسٹورنٹ کے سب سے کونے والے ٹیبل پر وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

"مجھے یہاں کیوں بلایا ہے تم نے؟" ایک مضبوط اور روعب دار شخص کرسی سے ٹیک لگائے سامنے بیٹھی لڑکی سے سوال کر رہا تھا۔

"میں جانتی ہوں نوفل یزدانی کے تم ہماری راپول کمپنی کے مالک کے اکلوتے بیٹے ہو اور جو ڈیل حاصل کرنے کے لیے تم کوششیں کر رہے تھے وہ باآسانی شاہزین کی وجہ سے ہماری کمپنی کو مل چکی ہے اس رات لڑائی کے

بات ڈیل کینسل ہونے والی بات پر تم جس قدر خوشی سے اپنے کسی دوست سے بات کر رہے تھے میں نے تمہاری ساری باتیں سن لی تھی۔"

"اچھا تو کیا سنا تھا تم نے ذرا ہمیں بھی پتہ چلے۔"

"تم فون پر بات کر رہے تھے کہ ڈیل کینسل ہو گئی ہے اب تم یہ ڈیل کسی طرح حاصل کر لو گے اور تم شاہزین کی ایک کمزوری کے بارے میں بات کر رہے تھے جس کے ذریعے تم شاہزین کو سبق سکھانا چاہتے تھے لیکن تمہارے سارے خواب تو ٹوٹ گئے وہ ڈیل تو واپس شاہزین نے حاصل کر لی بلکہ اس پروجیکٹ کی پوری ذمہ داری بھی بڑے ماموں نے شاہزین کو دے دی ہے اور سارے ماموں تو ویسے بھی اب بزنس کے معاملات کم ہی دیکھتے ہیں تم شاہزین کو ہڑا تو نہیں سکتے میں چاہتی تو میں یہ بات اسے بتا سکتی تھی کہ تم اس کے اور حیات کہ بارے میں فون پر کیا بات کر رہے تھے لیکن میں نے نہیں بتایا اور نہ تم سہی سلامت نہ بیٹھے ہوتے کیونکہ جب بات حیات کی ہو تو شاہزین کا دماغ کام کرنا بند ہو جاتا ہے۔"

اس بات پر وہ آگے کو جھکا تھا اور ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھے تھے۔

"یہ بات تو میں اس دن پارٹی میں دیکھ چکا تھا اسکی اس کمزوری کو میں اسی دن پہچان گیا تھا اور جہاں تک بات رہی میری باتیں سن کر کسی کو نہ بتانے کی تو اس میں یقیناً تمہارہ مفاد چھپا ہے یہ بات تو میں جانتا ہوں سارہ جمال پر تم مجھ سے ہاتھ کیوں ملانا چاہتی ہو وہ تو تمہاری فیملی ہے تم لوگ کمزور ہو آپس میں آخر چاہتی کیا ہو تم مجھ سے؟"

نوفل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"میں تمہاری مدد کرنا چاہتی ہوں تم شاہزین کی کمزوری کو اپنی مٹھی میں لینا چاہتے ہو تاکہ تم ہمیشہ کی طرح اس سے ہارنے کے بجائے جیت سکو اور میں اس کمزوری کو تم تک باحفاظت پہنچانا چاہتی ہوں اس سے مجھے حیات سے چھٹکارا ملے گا اور تمہیں تمہاری ہار سے لیکن ہاں یہ بات یاد رکھنا کہ تم شاہزین کو نقصان نہیں پہنچاؤ گے۔"

"اچھا یعنی میں صحیح تھا تم اپنے مقصد کو میرے ہاتھوں انجام تک پہنچا کر اپنا راستہ صاف کرنا چاہتی ہو۔"

"لیکن اس سے فائدہ تمہیں بھی ہو گا سوچ لو آفر بڑی نہیں ہے۔"

چلو ٹھیک ہے مان لیتے ہیں تمہاری بات مجھے اس لڑکی کی ساری خبریں چاہیے اور میرے ساتھ ہوشیاری کرنے کا سوچا تو تمہاری قبر سب سے پہلے کھدواؤنگا یاد رکھنا میری بات مجھے یہ بتاؤ کہ تمہیں میرا نمبر کدھر سے ملا؟"

"ابراہیم کے فون سے نکالا تھا چھپ کر۔"

اب میں چلتا ہوں اپڈیٹ کرتی رہنا۔" بات مکمل سن کر نوافل وہاں سے جا چکا تھا اور سارہ کچھ دیروہی بیٹھ کر کچھ سوچتی رہی تھی۔ "بہت ہو گیا حیات اب تمہاری باری ہے بہت گھمنڈ ہے نہ تمہیں خود پر اب کیا کرو گی تم اس بار تمہیں شاہزین بھی نہیں بچا سکے گا تمہیں راستے سے ہٹانے کے لیے مجھے دشمن سے ہاتھ ملانا پڑا ہے حیات اس بار تمہیں انجام تک پہنچا کر رہو گی اور شاہزین کو حاصل کر کے رہو گی میں۔"

گھر میں داخل ہوتے ہی سارہ کا سامنا ارمان سے ہوا تھا جو اسے زچ کرنے کے لیے بس موقع کی تلاش میں رہتا تھا۔

"اوہو کہاں سے آرہی ہے تمہاری ٹولی مس زہریلی؟"

"میں جہاں سے بھی آرہی ہوں تمہیں کیا مسئلہ ہے کیوں تم میرے معاملات میں اپنی ٹانگ اڑاتے رہتے ہو۔"

"اڑے میں تو پیدا ہی معاملات میں ٹانگ اڑانے کے لیے ہوا ہوں اور مجھ سے کیا شرمناہ بتا دو نہ کے جنگل سے آرہی ہو وہ بھی ایمازون کے وہی تو تم جیسی عجیب و غریب اور زہریلی مخلوق پائی جاتی ہے نہ ویسے میں نے سنا ہے کہ وہاں ایسے جانور بھی پائے جاتے ہیں جس کے بارے میں نہ ہم نے کبھی سنا نہ دیکھا لیکن وہ سب تمہارے تو دوست ہونگے نہ اچھا اور تمہارا کئی روپ بھی تو نہیں بدلتے انڈین سیریلز کی ناگن کی طرح، اچھا چلو ہم آرام سے آج بیٹھ کر بات کرتے ہیں مجھے بہت شوق ہے اس جنگل کے جانوروں کے بارے میں جاننے کا تم بتاؤ گی نہ مجھے چلو ہم لاؤنچ میں چلتے ہیں"

ارمان اپنی بات کہہ کر قدم بڑھانے ہی لگا وہ کے سارہ نے اس کے پیر پر اپنی ہیلز سے سوراخ کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔

"آئندہ سے مجھ سے الجھنے سے پہلے اپنے پیر کے اس زخم کو یاد رکھنا۔" وہ کہہ کر وہاں سے جا چکی تھی، ارمان وہی کھڑا اپنا پیر سہلارہا تھا اور من میں اسے کوس رہا تھا۔

"زہریلی سارہ تمہیں تو میں دیکھ لوں گا۔" اب وہ بھی یہ کہتا ہوا وہاں سے جا چکا تھا۔

گھر کے پی ٹی سی ایل پر رنگ ہوئی تھی جو کے ڈرائنگ روم میں تھا اور اس روم میں سارہ اکیلی بیٹھی کافی پی رہی تھی اس نے کال اٹینڈ کی تھی۔

"ہیلو میں حیات بات کر رہی ہوں زینت ارمان یا ارسلان سے کہہ دو کہ مجھے یونیورسٹی سے لینے آجائے میں زین کو کال کر رہی ہو کب سے انکا فون بند جا رہا ہے اور میرے موبائل میں چارج بہت کم رہ گیا ہے اسلیے اسے کہنا یونیورسٹی پہنچ جائے وہ دس منٹ میں اور باہر ہی کھڑا ہو جائے میں دس پندرہ منٹ میں خود آ جاؤنگی باہر ٹھیک ہے۔" سامنے سے صرف "اوکے" کا جواب آیا تھا اور کال کٹ چکی تھی۔

کال کٹ کرنے کے ساتھ ہی سارہ نے اپنے موبائل سے کسی کو کال لگائی تھی۔

"حیات یونیورسٹی سے کچھ دیر میں نکلے گی آج وہاں شاہزین نہیں ہو گا اور نہ کوئی اور یونیورسٹی سے آگے وہ اکیلی ہی ہوگی اب آگے کام تمہارا ہیں وہ پورے راستے پیدل ہی ہوگی اکیلی کیونکہ وہ اکیلے رکشہ میں بیٹھنے سے ڈرتی ہے۔"

"ٹھیک ہے میں دیکھ لوں گا مجھے کیا کرنا ہے۔"

رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔

حیات باہر کافی دیر تک کھڑی رہی تھی مگر کوئی اسے لینے نہیں آیا تھا اسکا موبائل بھی بند ہو چکا تھا وہ بے حد پریشان تھی اتنے میں پیچھے سے کسی کی آواز آئی تھی وہ اسکی یونیورسٹی فیلو رابعہ تھی۔

"حیات تم تو کب سے نکلی ہو اب تک یہی کھڑی ہو؟ گئی کیوں نہیں اندر تو تم ہمارے ساتھ بیٹھی بھی نہیں کیونکہ تمہیں تو جلدی جانا تھا نہ کوئی لینے کیوں نہیں آیا اب تک؟"

"رابعہ میں کب سے ویٹ کر رہی ہوں پتہ نہیں کیوں اب تک کوئی لینے ہی نہیں پہنچا میں نے کال تو کی تھی گھر پر اور میرا موبائل بھی ڈیڈ ہے اور نمبرز بھی نہیں یاد مجھے ٹھیک سے زین کا یاد ہے مگر انکا موبائل بند جا رہا تھا فائدہ نہیں ہے۔"

"اچھا ٹھیک ہے تم پریشان مت ہو میں اپنے ڈرائیور سے کہتی ہوں وہ تمہیں چھوڑ دے گا چلو آ جاؤ میرے ساتھ۔"

اب وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔

"ہیلو باس وہ لڑکی کسی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر نکل گئی ہے وہ اکیلی نہیں گئی ہے کیا کرنا ہے پیچھا کریں انکا؟"

"نہیں واپس آ جاؤ۔" سامنے والا شخص اپنے لہجے سے صاف غصے میں معلوم ہوتا تھا۔

شاہزین گھر میں آتے ہی ارمان کو پکارنے لگا تھا۔

"ارمان حیات کو لے آئے ہو تم؟"

"نہیں شاہزین اسے تو تم لانے والے تھے نہ مجھے تو کسی نے نہیں کہا اسے لانے کا اور ویسے بھی ابھی اسکا اوف ٹائم نہیں ہوا ہے۔"

"ارمان آج اسے صرف دو تین گھنٹے کے لیے یونیورسٹی جانا تھا کچھ کام تھا اسے کلاسز اٹینڈ کرنے سے منع کیا تھا اسنے میں نے اس سے کہا تھا کہ میں لینے آؤنگا کال کر دے وہ مجھے مگر آفس میں میرا موبائل گرا تھا اس وقت تو ٹھیک چل رہا تھا پر پھر پتہ نہیں کب وہ خود سے بند ہو گیا ہو گا ابھی کام سے فارغ ہو کر موبائل دیکھا تو بند تھا یقیناً حیات نے کال کی ہو گی میں سمجھا کہ تم لے آئے ہو گے اس نے تمہیں کال کر کے بلا لیا ہو گا میرا فون بند دیکھ کر لیکن فلہال یہ سب چھوڑو کال ملاؤ حیات کو پوچھو کدھر ہے۔"

"ہاں میں ملاتا ہوں۔" ارمان نے دو تین دفع کال ملائی تھی مگر فون بند جا رہا تھا سارے گھر والے پریشان ہو رہے تھے شاہزین یونیورسٹی جانے کے لیے نکل ہی رہا تھا کہ جب حیات گھر میں داخل ہوئی تھی۔

شاہزین اسے دیکھ کر فوراً اسکی طرف بھاگا تھا۔ باقی گھر والے بھی اس کے پیچھے گئے تھے

"حیات کدھر تھی تم فون کیوں آف ہے تمہارا؟" فاطمہ نے پریشانی میں پوچھا تھا۔

"اندر آؤ پہلے بیٹھ جاؤ حیات بہت تھکی ہوئی لگ رہی ہو پہلے پانی پی لو پھر بات کرتے ہیں" شاہزین نے فکر مندی سے اسکے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔

کچھ دیر گزر چکی تھی حیات سب کچھ بتا چکی تھی اور اب شاہزین زینت کی اس غیر ذمہ داری پر بے انتہا غصے میں تھا۔

"زینت تم کیسے بھول سکتی ہو یہ جب حیات نے کال کری تھی تو تمہیں ارمان کو بتانا چاہیے تھا نہ اگر اسکی دوست وہاں نہ ہوتی تو کیا کچھ نہیں ہو سکتا اتنی غیر ذمہ دار کیسے ہو سکتی ہو تم مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔"

"شاہزین صاحب میری بات تو سننے آپ میں نے تو کوئی کال اٹھائی ہی نہیں فون بجا تھا میں جب تک وہاں پہنچی تو سارہ بی بی فون اٹھا چکی تھی میں سمجھی انہیں کے لیے ہو گا کال شاید میں کبھی حیات بی بی کے معاملے میں اتنی غیر سنجیدہ نہیں ہو سکتی اور اتنی بڑی لاپرواہی میں کیسے کر سکتی ہوں شاہزین صاحب۔"

زینت کی بات سن کر جہاں سارہ کو شک لگا تھا وہاں شاہزین غصے سے اسکی طرف بڑھا تھا سارہ کو اندازہ ہی نہیں ہوا تھا کہ کسی نے اسے فون اٹھاتے ہوئے دیکھا تھا۔

"تم نے ایسا کیوں کیا؟" وہ چلانے کے سے انداز میں بولا تھا۔

"مے میں نے کیا کیا کال آئی تھی اور میں بتانے بھی جا رہی تھی ارسلان کو لیکن میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی سر میں شدید درد تھا مجھے چکر آنے لگے تھے اور میں ریٹ کرنے چلی گئی تھی اور پھر میں بھول گئی تھی آبی ایم سوری حیات۔" شاہزین کو اسکی بات پر اور غصہ آیا تھا۔

"تم اتنی امپورٹنٹ بات بتانا کیسے بھول سکتی ہو سارہ اگر تمہاری وجہ سے حیات کو اتنا سا بھی نقصان پہنچتا تو میں تمہارا حشر بڑا کر دیتا آخر مسئلہ کیا ہے تمہارا۔" شاہزین کا غصہ بڑھ رہا تھا سارہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیسے نکلے اس مسئلہ سے پھر آخر اسے اپنی طبیعت پر بات لا کر ہی ختم کرنا واحد حل لگا تھا۔

"آپ سب ایسا کیوں سوچ رہے ہیں میں نے کچھ جان بوجھ کر تھوڑی کیا ہے میری طبیعت خراب تھی میں بھول گئی تھی سوری بھی کہہ چکی ہو اب مجھے کیوں بلیم کر رہے ہو آپ سب میری طبیعت ویسے ہی ٹھیک نہیں ہے آپ لوگ اور فضول کا پریش ڈال رہے ہیں مجھ پر۔" بات کرتے ہوئے وہ چکر کھا کر صوفے پر گر گئی تھی سب پریشان ہو کر سارہ کی طرف بڑھے تھے اسے اٹھانے کی کوشش کر رہے تھے اس نے اپنی بات پر یقین دلانے کے لیے یہ ناک کیا تھا مگر بہت سے لوگ اسکے ناک کو پہچان چکے تھے جس میں ارمان سر فہرست تھا۔ اور اب حساب برابر کرنے کی باری ارمان کی تھی۔

"چاچی رکے میں نے سیمینار اٹینڈ کیا تھا جس میں بتایا تھا کہ ایسے جو شخص بے ہوش ہو جائے اسے کیسے ہوش میں لاتے ہیں آپ لوگ بس دو منٹ دیجئے مجھے۔" وہ ٹھیک دو منٹ میں واپس آیا تھا اور سیدھا سارہ کی طرف بڑھا تھا اور اپنے ہاتھ میں سے کچھ چیز اسے سارہ کے ناک کے آگے رکھی تھی جس کی بدبو سے سارہ کے ساتھ ساتھ اس کے پاس بیٹھی ہوئی سمیرہ اور سمینہ بھی ناک پر ہاتھ رکھ کر اٹھے تھے وہ ایک سفید رنگ کا جراب لایا تھا جو پہن پہن کر کسی نے شدید گندہ اور کالا کر دیا تھا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے ارمان ایسا کوئی کرتا ہے کیا؟" سارہ فوراً اٹھ کر چیخی تھی۔

"اس بد تمیزی سے تو لاکھ گنا اچھی تھی جو تم کر چکی ہو اور تمہیں تو میرا شکر ادا کرنا چاہیے تمہیں ہوش میں لانے کے لیے میں بھاگ بھاگ کر چوکیدار کے پاس گیا انکو کرسی پر بٹھا کر انکے دونوں موزوں کو کھینچ کر بھاگا اور تمہارے پاس لے آیا دیکھو کتنا کیرینگ ہونا میں اب تھینکس بول کر شرمندہ مت کرنا میں یہ واپس کر دوں چوکیدار انکل کو کہی انکی بدبو سے میں سچ میں ہی اس دنیا فانی سے جنت میں پریوں کے پاس نہ پہنچ جاؤ۔" ارمان

اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے غائب ہو چکا تھا ارسلان اب تک اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہا تھا شاہزین حیات کو لے کر روم میں جا چکا تھا سب اپنے کاموں میں لگ چکے تھے۔

"حیات ابی ایم سوری" شاہزین نے حیات کو کمرے میں جاتے ہوئے پیچھے سے پکارا تھا۔

"زین آپ سوری کیوں بول رہے ہیں اس میں آپکی کیا غلطی۔"

"میں اپنا موبائل پہلے دیکھ لیتا تو کسی طرح کو نٹیکٹ کر لیتا تم سے میری غلطی ہے میں تمہارے معاملے میں اتنا لاپرواہ کیسے ہو سکتا ہوں جب گھر آ کر مجھے پتہ چلا کہ تم نہیں آئی ہو مجھے اسی وقت تمہاری یونیورسٹی کے لیے نکل جانا چاہیے تھا تمہارا فون بھی بند جا رہا تھا میں بہت پریشان ہو گیا تھا اگر آج تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتا حیات میں خود کو کبھی معاف نہیں کرتا شاہزین شاہ حیات کے بنادھورا ہے حیات پلیز مجھے معاف کر دو آئندہ میں کبھی ایسا نہیں ہونے دوں گا آئی پرومیس" شاہزین کی آنکھیں نم ہو آئی تھیں۔

حیات نے اطمینان سے شاہزین کا ہاتھ پکڑ کر اسے پاس پڑی کرسی پر بٹھایا تھا اور خود گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھی تھی۔

"زین پہلی بات آپ نے کچھ جان کر نہیں کیا اور آپ میرے معاملے میں کبھی غیر ذمہ دار نہیں ہو سکتے ہیں جانتی ہوں اور اب تو میں گھر واپس آگئی ہوں نہ تو آپ کیوں پریشان ہو رہے ہو اس بات کے لیے جو ہوا ہی نہیں میں صحیح سلامت آپ کے سامنے ہوں ٹینشن مت لو زین حیات زین کو چھوڑ کر کبھی نہیں جائے گی۔" شاہزین کو اسکی بات سے کچھ اطمینان ہوا تھا۔

"پرومسی واٹ ایور پیسنس یوول نیور لیومی"

"ابی پرومسی زین حیات کی زندگی میں کچھ باقی نہیں رہے گا اگر وہ زین کو چھوڑ دے بیلومی حیات ول نیور لیو زین نیور ایور زین۔"

حیات کی اس بات نے شاہزین کو اندر تک مطمئن کر دیا تھا

"حیات پہلے فریش ہو جاؤ پھر ساتھ لچ کرینگے ہم۔"

حیات مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اپنے روم کی طرف بڑھ چکی تھی۔

باہر لاؤنج میں سب کزنز جمع تھے اور شادی کی ڈانس پریکٹس میں مصروف تھے۔ ارمان کے "ٹینشن پلیرز" بولنے پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

"ارسلان اور میں ہمیش اپ سونگ پر ڈانس کریں گے سب اپنے اپنے پاٹرز اور سونگس سلیکٹ کر لو اور ایک پر فور مینس ہم سارے کزنز مل کر کریں گے ایک سونگ میں اور کرونگا منہل اور اور زینب کے ساتھ "شادی سے ریلیٹڈ سونگ پر، شارق اور جنید تم لوگ دونوں بھی کوئی سونگ دیکھ لو سارہ تم کس کے ساتھ کرو گی ڈانس؟" ارمان سارہ سے پوچھتے ہوئے کولڈ ڈرنک کا گلاس منہ سے لگا چکا تھا۔

"شاہزین اور حیات بھی تو رہ گئے ہیں وہ لوگ کس کے ساتھ کریں گے ڈانس؟"

"اڑے حیات کے ساتھ تو شاہزین کو نسٹینٹ ہے انکی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں۔" ارمان نے جتنی نظروں سے سارہ کو دیکھا تھا۔

اس بات پر سارہ کے دل میں حیات کے لئے حسد اور بڑھی تھی۔

"حیات ادھر آؤ ایک کام ہے۔" ارمان حیات کو لیتا ہوا ان سب سے کچھ فاصلے پر گیا تھا کچھ دیر تک وہ لوگ وہی کھڑے کسی بات پر بحث کرتے رہے تھے اور آخر کار حیات کو وہ اپنی بات پر راضی کر چکا تھا اور اب وہ سب کے ساتھ بیٹھ چکا تھا جب کے حیات باہر جا چکی تھی۔

دس منٹ بعد لائٹ چلی گئی تھی

"یہ لائٹ کیسے چلی گئی میں دیکھ کر آتا ہوں تم سب یہی بیٹھنا۔" شاہزین نے اپنا موبائل اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا مگر اس کا موبائل اس کے پاس موجود نہ تھا۔

"میرا موبائل کدھر چلا گیا؟ تم لوگوں میں سے کوئی لائٹ ہی جلا لو میرا موبائل نہیں مل رہا۔"

"میرا بھی نہیں مل رہا۔"

منجھولیکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ میوزک ہی کسی کو خوف دلانے کہ لیے کافی تھا۔

Page 45 | 77

"اور پھر کیسا لگا ہمارا یہ مذاک؟" ان دونوں نے قہقہہ لگا کر سوال کیا تھا اور پیچھے سے آتی ہوئی حیات کو تالی ماری تھی مگر وہ سب اب تک وہاں سے بھاگ چکے تھے۔

"مجھے امید تھی یہ حرکت تم دونوں کی ہی ہوگی کب سدھرو گے تم لوگ اور موبائل کدھر ہے چلو واپس کرو۔"

"شاہزین نے ارمان اور ارسلان کے ہلیے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"شاہزین ہمارے ساتھ اپنی ہر دل عزیز حیات بھی شامل تھی اس بارے میں اپکا کیا خیال ہے۔"

"شاہزین میں نے منع بھی کیا تھا اسے۔" حیات نے بے چارگی سے شاہزین کو دیکھا تھا۔

"مجھے پتہ ہے حیات ایسے فضول آئیڈیاز اسے ہی آسکتے ہے تم ایسی حرکتیں نہیں کر سکتی۔" وہ لوگ کافی دیر تک وہاں کھڑے باتیں کرتے رہے تھے۔

یہ منظر تھا ڈرائنگ روم کا جہاں گھر کے سارے بڑے جمع کسی اہم مسئلے پر بات کر رہے تھے۔

وجدان شاہ کی بات پر سب متوجہ ہوئے تھے۔

"بھائی شاہزین ابراہیم سے بڑا ہے ہمیں بڑے ہونے کے ناطے اس کی لیے کچھ فیصلہ کر لینا چاہیے اب کیونکہ اس نے تو ٹھان رکھی ہے کہ حیات کی پڑھائی سے پہلے تک انکے نکاح کے بارے میں حیات کو کچھ نہیں بتانا لیکن ہم کب تک شاہزین کی سنتے رہے گے۔"

"ہاں اور جہاں تک پڑھائی کی بات ہے تو وہ حیات شادی کے بعد بھی مکمل کر سکتی ہے کیونکہ اسے تو رخصت ہو کر اسی گھر میں آنا ہے آخر۔" ارباز شاہ نے بات کو مکمل کیا تھا۔

"جی بھائی آپ بڑے ہیں آپ کچھ فیصلہ کریں ہم سب کو منظور ہو گا۔" بلال شاہ نے اپنے بھائی پر مکمل اعتماد دکھایا تھا۔

"ہاں میں اس بارے میں کچھ سوچتا ہوں بس تم لوگ فکر نہ کرو۔" وہ سب وہی بیٹھے کچھ دیر باتیں کرتے رہے تھے۔

.....

"یار ارمان مہندی کہ فنکشن کے لیے سارے سونگنز جس یو ایس بی میں ڈاؤنلوڈ کیے تھے وہ یو ایس بی دیکھی ہے تم نے آج فنکشن ہے اور یو ایس بی ہی غائب ہے؟" ارسلان اپنے کمرے میں سامان بکھیرتا ہوا یو ایس بی ڈھونڈتے ہوئے بولا تھا۔

"ارے بھائی وہ یو ایس بی میں ڈی جے کو دے چکا ہوں اب تو جلدی ریڈی ہو جا کچھ دیر میں نکلنا ہے ہمیں۔"

"شکر ورنہ تو شامت آجاتی میری آج تو۔" ارسلان کچھ حد تک پر سکون ہوا تھا۔

سب ریڈی ہو کر مہندی کے فنکشن کے لیے نکل رہے تھے۔

"بابازین کدھر ہے وہ ہمارے ساتھ نہیں جا رہے کیا صبح سے وہ گھر میں بھی نہیں تھے۔" حیات نے سوالیہ انداز میں بلال شاہ سے پوچھا تھا۔

"بیٹا آفس میں ایک ضروری کام آگیا تھا شاہزین وہی ہے اور پھر تمہاری تائی امی نے ایک دو کام کہے تھے فنکشن کے متعلق وہ بس آتا ہی ہو گا گھر اور پھر تیار ہو کر فنکشن میں پہنچ جائے گا آپ فکر نہیں کرو گڑیا۔" بلال شاہ نے اپنی دلوجان سے پیاری بیٹی کو سینے سے لگایا تھا۔ جس پر حیات اندر تک پر سکون ہو چکی تھی۔

وہ سب فنکشن کے لیے نکل چکے تھے۔

فنکشن شروع ہو چکا تھا سب فنکشن کو بھرپور طریقے سے انجوائے کر رہے تھے جب ارمان نے ڈانس فلور پر جا کر مائیک میں بولنا شروع کیا تھا۔

"گوڈایونگ ٹو آل دی بیوٹیز ہیئر مجھے یقین ہے کہ آپ سب باتیں کر کر کے بور ہو چکے ہونگے اور پھر رسم بھی تو شروع ہو چکی تو پھر کیوں نہ ڈانس فلور پر کچھ جلوہ ہو جائے کیوں بھائیوں؟" ارمان کے پر جوش انداز پر پوچھنے پر سب نے زور سے ہامی بھری تھی۔

اس بھرے مجمع میں بھی حیات کی نظریں کسی کی منتظر تھی۔

گانا بجا تھا۔ اور سارے کزنز نے مل کر خوب ڈانس کیا تھا اس بیچ شاہزین بھی آچکا تھا اور ارسلان اسے ہاتھ پکڑ کر اسٹیج پر لے آیا تھا وہ بھی اب سب کے ساتھ ڈانس کر رہا تھا۔ ڈانس ختم کرتے ہی شاہزین حیات کے طرف آیا تھا۔

"شاہزین میں کب سے ویٹ کر رہی تھی آپ نے اتنی دیر کیوں لگا دی؟" حیات نے مارا ضگی سے کہا تھا۔

"آئی ایم سوری حیات میں ٹریفک میں پھنس گیا تھا نکلا تو کب سے تھا اچھا چلو اب موڈ ٹھیک کرو۔"

"اچھا اچھا ٹھیک ہے، اور میں کیسی لگ رہی ہوں آپ نے بتایا نہیں۔" وہ اپنا ڈریس گھومتی ہوئی دکھا رہی تھی اس کی یہ اداس شاہزین کو دل میں اترتی محسوس ہوئی تھی۔

"تم مجھے میری لگ رہی ہو حیات۔" شاہزین نے اس کے چہرے پر اپنے نظر ہٹائے بنا کہا تھا۔ جس پر حیات مسکرا کر رہ گئی تھی۔

"آپ سے تو میں جب بھی پوچھ لو آپ کا جواب یہی ہوتا ہے شاہزین ایسا کیوں؟" حیات نے سوالیہ نظروں سے شاہزین کو دیکھا تھا۔

"کیونکہ یہ میری زندگی کی واحد حقیقت ہے۔"

وہ لوگ کافی دیر تک آپس میں باتیں کر رہے تھے انکا مسکرا کر باتیں کرتا دیکھ کر باز شاہ نے ایک فیصلہ کیا تھا۔ وہ لوگ ارسلان کی آواز پر اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو میرا اور ارمان کا ڈانس ہونے والا ہے چلو وہاں وہ ان دونوں کا ہاتھ پکڑ کر سیٹج کے پاس لے گئے تھے۔

کچھ ہی دیر میں سیٹج پر ارسلان اور ارمان کا ڈانس شروع ہو چکا تھا بلکہ ڈانس سے زیادہ کرتب کا الفاظ انکے لیے زیادہ مہذب ہو گا انکے ڈانس سے اب سیٹج ٹوٹنے کے دم پر تھا جب گلاٹی کھاتے کھاتے ارمان گھٹنوں کے بل گر چکا تھا جسے وہ ڈانس اسٹیپ کا نام دے گیا تھا اور پھر آخر کار تھک کر وہ لوگ ایک جگہ بیٹھ چکے تھے۔ فنکشن ختم ہونے کو تھا جب سمیرہ کی آواز پر سارے بچے کھانے کی بڑی سی ٹیبل پر بیٹھ چکے تھے سب کھانا شروع کر چکے تھے حیات کو کھانا نہ کھاتا دیکھ کر شاہزین اسکی ساتھ والی کرسی پر گیا تھا۔

"حیات کھانا کیوں نہیں کھا رہی تم؟"

"ڈانس کے دوران میرا یہ نیل ٹوٹ گیا ہے اسلیے مجھ سے کھانا نہیں جا رہا۔" وہ اپنے اکلوتے چھوٹے نیل کو دیکھتی ہوئی اداسی سے بولی تھی۔

"اچھا چلو میں کھلا دیتا ہوں تمہیں۔" اسنے اپنی بات مکمل کرتے ہی ایک نوالہ انتہائی الفت سے اسکی طرف بڑھایا تھا۔ جسے مسکرا کر حیات نے شاہزین کی طرف کیا تھا۔

"پہلا بائیٹ آپکا، چلے اب کھلائیں مجھے۔" یہ منظر تمام گھر والوں کو اپکو دعائیں دینے پر مجبور کر گیا تھا۔ پروہاں کوئی اس منظر کو تباہ کر دینا چاہتا تھا۔

ایک اندھیرے کمرے پر سونے پر بیٹھا ایک وجود مسلسل کسی کو کال ملانے میں مصروف تھا ناجانے کتنی ہی دفعہ کال ملانے کے بعد سامنے سے کال ریسیو ہوئی تھی۔

"کب سے کال کر رہی ہوں کال کیوں نہیں اٹھا رہے تھے؟"

"سارہ میں تمہارا پابند نہیں ہو میں وہی کرتا ہوں جو مجھے کرنا ہوتا ہے۔"

"نوفل تم اتنے آرام سے کیسے بیٹھ سکتے ہو کچھ کرتے کیوں نہیں۔" اسنے چلانے کی سے انداز میں بولا تھا۔

"میں تمہاری طرح بیوقوف نہیں ہوں صحیح وقت آنے پر مجھے جو کرنا ہو گا وہ میں کر لوں گا۔" اس نے اسی کے انداز میں جواب دیا تھا۔

"اس دن تمہارے پاس موقع تھا تب تم نے کیوں نہیں کیا کچھ۔؟"

"میں نہیں چاہتا تھا کہ اس لڑکی کو اٹھانے کے چکر میں میرے لوگ سب کی نظروں میں آتے اور میرے لیے کوئی مسئلہ کھڑا ہوتا تم نے کہا تھا وہ پورے راستے اکیلی ہوگی لیکن وہ تو باہر سے ہی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی ایک اور لڑکی کے ساتھ۔ تمہاری طرح بیوقوف نہیں ہوں میں اب فون رکھو اور مجھے تنگ مت کرنا اب۔" وہ اپنی بات مکمل کر کے مقابل کی بات سنے بنا ہی فون رکھ چکا تھا۔

سارہ غصے میں اپنے کمرے کا حلیہ بگاڑ چکی تھی۔

"چاچی آپ کیا بنا رہی ہیں؟" ارمان کی آواز پر زنیہ چولہے کی آنچ دھیمی کرتے ہوئے پلٹی تھی۔

"بیٹا ارسلان کو بھوک لگی تھی تو اسکے لیے نوڈلز بنا رہی تھی تم کھاؤ گے؟"

"نہیں چاچی میں نہیں کھاؤنگا یہ بن گئے ہے تو مجھے دے دیں میں اسی کے روم میں جا رہا ہوں۔"

"جی بیٹا تم یہ لے جاؤ میں نے زینت کو ارسلان کی شرٹ پریس کرنے دی تھی میں وہ دیکھ لوں۔" زنیہ ارمان کے ہاتھ میں نوڈلز کا باول دے کر جا چکی تھی۔

"ارسلان میرے بھائی اتنی سادہ نوڈلز میں کیسے دے دوں تجھے اس میں ماسٹر چیف ارمان کو کچھ تو ایڈ کرنا ہی پڑے گا۔"

ارمان دو چمچ لال مرچ کے بھر کر نوڈلز میں ڈال کر اب ارسلان کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

ارسلان کے کمرے میں داخل ہوتے ہی ارمان نے نوڈلز کا باول ٹیبل پر رکھا تھا۔

"یہ لو بھئی کھا لو اسے بڑی محنت سے بنائی ہے چاچی جان نے تمہیں پتہ ہے انکے سر میں بھی درد ہو رہا تھا پر پھر بھی وہ تمہارے جیسے نکے بیٹے کے لیے ساری سبزیاں کاٹ واٹ کر اچھی سی نوڈلز بنا رہی تھی اب کھاؤ اسے۔"

ارمان کھانے کے لیے بیٹھا تھا اس نے پہلا نوالہ منہ میں ڈالا تھا کہ سمیرا کمرے میں اسکا شرٹ لے کر گھسی تھی اور ارمان کی باتیں یاد کرتے ہوئے اس نے بنا کوئی مزاحمت کیے نوالہ نگلا تھا اس آس میں کہ جب وہ باہر جائیگی تو وہ پانی کا جگ منہ میں انڈیل دے گا۔

"چلو اب تم کھالو جلدی سے میں برتن لے کر ہی چلی جاؤنگی ساتھ، جب تک تمہاری کبرڈ میں آیا ہو از لزلہ تو کچھ صحیح کروں۔"

اس بات پر ارسلان کا دل چاہا تھا کہ سردیوار پر مار لے مگر اب وہ نوڈلز کو پورا کرنا اسکی مجبوری بن گئی تھا۔ ارمان اپنی ہسی کو کنٹرول کرتا ہوا روم کے باہر نکل چکا تھا اب وہ دروازے پر کھڑا ارسلان کو اندر تک جلتا دیکھ کر ہسی سے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔

ارسلان نے نوڈلز ختم کر لی تھی اور سمیرا کے باہر جاتے ہی ارسلان نے جگ منہ سے لگایا تھا اور اب وہ کچھ بیٹھے کی تلاش میں تھا جب ارمان نے اسکے آگے چاکلیٹ بڑھائی تھی۔ ارسلان نے بنا کچھ سوچے سمجھے اس چاکلیٹ کو اپنے منہ میں ڈالا تھا۔

"کیسا لگا آپکو لال مرچ سے بھرے نوڈلز کھا کر؟"

"یار اندر تک سب جل گیا ہے کیا بتاؤں، لیکن تجھے کیسے پتہ کہ اس میں لال مرچ تھی؟ کہی یہ حرکت تیری تو نہیں؟" ارسلان کہہ چہرے کہ تعاصب بدلے تھے۔

"تو سوچ بھی کیسے سکتا ہے کہ یہ گھٹیا کام میرے علاوہ بھی کوئی کر سکتا ہیں۔" وہ اپنا آخری الفاظ بولتے ہوئے بھاگا تھا۔ اور ارسلان اس کے پیچھے اس کا قتل کرنے کے ارادے سے بھاگا تھا۔

"ارمان شیر کے منہ میں ہاتھ ڈال تو دیا ہے تو نے اب فرار کہاں ہو گا یہ سوچ۔" جب ہی اسے سامنے سٹور روم دکھاتا تھا لیکن وہ اسٹور روم کے بجائے پہلے کچن کی طرف بھاگا تھا ارسلان کو آتاناہ دیکھ کر اور دو منٹ کے اندر اندر کچھ چیزیں جو اس اور پانی کی بوتل لے کر اسٹور روم کے اندر داخل ہو چکا تھا۔

اور یہاں ارسلان ارمان کو خونخوار شیر کی طرح دھونڈ رہا تھا۔

"حیات، شاہزین تم دونوں نے کہاں دیکھا ہے ارمان کو؟"

"نہیں پر تم اتنے لال پیلے کیوں ہو رہے ہو ایسا کیا کر کے بھاگ گیا ہے وہ چلتا پھرتا بوم؟" حیات ارسلان کی حالت دیکھ کر اپنی ہسی روکتے ہوئے بولی تھی۔ جس پر ارسلان نے اس کے ساتھ ہوا افسوسناک واقعہ ان دونوں کو سنایا تھا۔

"تم نے بھی کچھ کیا ہو گا اسے ارسلان۔" شاہزین شکی انداز میں ارسلان کی طرف متوجہ ہوا تھا۔
نہیں یا اس بار تو میں سچ میں معصوم ہوں مگر اب میں اسے نہیں چھوڑو نگا لیکن پتہ نہیں وہ گیا کدھر ہے سارے رومس چیک کر لیے لاؤنج میں دیکھ لیا گھر سے باہر بھی نہیں گیا چونکہ کیدار انکل سے پوچھا تھا میں نے پھر آخر کس طے خانے میں چھپا بیٹھا ہے یہ سمجھ نہیں آ رہا۔"

اس بات پر شاہزین نے کچھ سوچ کر بولا تھا۔

"اسٹور روم چیک کیا؟"

ہاں مگر دروازہ بند تھا اسکا بھی۔" ارسلان نے افسردگی سے بولا تھا۔

"اندر سے بند تھا یہ باہر سے شاہزین نے اس نے ہوش بھک سے اڑائے تھے۔" اور یہ بات سنتے ہی وہ بھاگتا ہوا اسٹور روم کی جانب بڑھا تھا وہ دونوں بھی اسکے پیچھے گئے تھے۔ اور شاہزین کا شک صحیح نکلا تھا مگر شاہزین نے ارسلان کو اشارہ سے دروازہ بجا کر اسے الرٹ کرنے سے منع کیا تھا۔

اور اب حیات کو اشارہ میں کچھ سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

حیات شاہزین کا جو پارسل آیا تھا وہ دے دیا تھا تم نے اسے؟ "شاہزین ضرورت سے زیادہ زور سے بول رہا تھا تا کہ ارمان انکی باتیں سن سکے۔

"نہیں شاہزین وہ میرے پاس ہی ہے ارمان کو میں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں پتہ نہیں کدھر ہے مل نہیں رہا۔" اچھا تو پھر ایسا کرو کی وہ پارسل ارسلان کو دے دوں ہم تو آئیں کریم کھانے جارہے ہیں اگر وہ مل جاتا تو اسے بھی ساتھ لے جاتے اور اسے اس کا پارسل بھی دے دیتے خیر چلو کوئی بات نہیں۔"

ارمان انکی باتیں سن چکا تھا۔

"یا اللہ اگر ان لوگوں نے ارسلان کو یہ پارسل دیا تو وہ جتنے غصے میں ہے کہی میرا اتنا پیار سے منگایا ہوا لپ ٹاپ توڑ ہی نہ دے مجھے باہر جا کر پارسل لے لینا چاہیے حیات سے اور پھر انکے ساتھ باہر چلا جاؤنگا فری کی آئیں کریم بھی مل جائے گی اور وہاں سے تشکیل کی طرف چلا جاؤنگا جب تک اسکا غصہ بھی تھنڈا ہو جائے گا۔"

ارمان باہر آنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ اس نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر جھانکا تھا جہاں اسنے حیات اور شاہزین کو باہر کھڑے دیکھا تھا شاہزین ارسلان کو اشارے سے پہلے ہی تھوڑا دور ہونے کا کہہ چکا تھا۔

اور ارمان کے باہر آتے ہی ارسلان اس کے اوپر ایک کپڑا ڈال کر ڈھول کی طرح بجانے لگا تھا شاہزین اور حیات انکو انکے حال پر چھوڑ کر وہاں سے نکل چکے تھے وہ جانتے تھے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کا حساب پورا کر کے ہی چھوڑینگے۔

"زینت رات کو فنکشن ہے میرا ڈریس ابھی آیا ہے ٹیلر کے پاس سے ابھی سارے کام چھوڑو پہلے پلیز میرا ڈریس پر لیں کر دو۔" حیات التجائیہ الہ داز میں زینت سے مخاطب تھی۔
"ٹھیک ہے مجھے دے دو میں تھوڑی دیر میں کر کے دے جاتی ہوں۔"
حیات اپنا ڈریس دے کر وہاں سے جا چکی تھی۔

زینت ڈریس کو قریباً آدھا پر لیں کر چکی تھی جب سارہ کی آواز پر استری کو کپڑے سے ہٹا کر سائیڈ پر رکھا تھا۔
"زینت بڑی مامی تمہیں بلارہی ہے بہت غصے میں ہے انہیں جواب دو پہلے یہ سب بعد میں کرتی رہنا۔"
سارہ کی بات سن کر زینت ایک نظر استری اسٹینڈ پر ڈال کر وہاں سے چلی گئی تھی، اور اب سارہ آس پاس کا جائزہ لینے کے بعد استری پوری طرح تیز کر کے حیات کے خوبصورت سے کام دار لہنگے کے بیچ رکھ چکی تھی۔

کچھ دیر بعد جب زینت واپس آئی سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے چہرے کا رنگ اڑچکا تھا اس نے فوراً سے استری ہٹائی تھی مگر جب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔

اگلے دس منٹ میں حیات کو یہ بات پتہ چل چکی تھی اور اب وہ اپنا ڈریس ہاتھ میں لیے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی اور کسی جھڑنے کی مانند اسکی آنکھوں سے سفید موتی پھوٹ پھوٹ کر نکل رہے تھے گھر کے سبھی لوگ کچھ نہ کچھ حل بتانے میں مصروف تھے اور سارہ یہ منظر دیکھ کر پر سکون ہو رہی تھی جب ہی پیچھے سے آواز آئی تھی۔

"حیات!"

اور اس آواز پر حیات کے آنسوؤں میں روانی آئی تھی۔

"یہ دیکھو حیات یہ وہی ڈریس ہے جو تمہیں اس دن پسند آیا تھا جب ہم میری شاپنگ پر گئے تھے مگر سائز اوپلیبل نہیں تھا بٹ میں نے اسی وقت اور ڈر دے دیا تھا جو کہ ابھی بن کر آیا ہے اور اب رات کے فنکشن میں تم یہی پہنو گی ٹھیک ہے۔" وہ اپنی بات کرتا ہوا اسکی طرف بڑھا تھا اور اب اسکا چہرہ دیکھ کر پریشان ہوا تھا۔

"حیات رو کیوں رہی ہو؟" حیات کی آنکھوں کے آنسوؤں شاہنرین کو اپنے دل پر گرتے محسوس ہوئے تھے۔

"زین میرا ہنگا جل گیا اور آپکو تو یہ ڈریس بہت پسند تھا نہ آپ نے اپنی پسند سے مجھے دلایا تھا نہ پر یہ جل گیا شاہنرین۔" حیات اب کی بار ہچکیوں سے رونے لگی تھی جس پر شاہنرین نے اسکی گود سے وہ ڈریس لیا تھا اور ایک سائیڈر کھا تھا اور اپنے ساتھ لایا ہوا ڈریس اسے تھمایا تھا اور منہل کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیا تھا جو وہ سب کب سے حیات کو پلانے کی کوشش کر رہے تھے اور اب اپنے ہاتھ سے آہستہ آہستہ پانی پلا رہا تھا اور اپنی بات کہہ رہا تھا۔

"مجھے وہ ڈریس پسند تھا مگر اس سے پہلے یہ ڈریس ہم نے نہیں دیکھا تھا نہ اور مجھے یہ ڈریس اور زیادہ پسند ہیں کیونکہ اسے میری حیات نے پسند کیا ہے اور حیات کی پسند شاہنہرین کو دل و جان سے عزیز ہے اور وہ جل گیا نہ بس اب رونے سے کچھ فائدہ نہیں ہے نہ آج کے دن کے لیے یہ سب سے خوبصورت ڈریس ہی تمہارے لئے بنا ہے اور جہاں تک بات رہی اس ڈریس کی تو آئی پرومیں کچھ دن میں سیم ایسا ڈریس تمہارے لیے بنوا دوں گا کیا تم میری بات نہیں مانو گی حیات؟"

"میں نے آج تک آپکی کوئی بات رد کی ہے جو آج کرونگی۔" اس بات پر شاہنہرین نے اپنا رومال آگے کیا تھا جس سے حیات نے اپنا چہرہ پونچھا تھا اور اب شاہنہرین نے اپنے ہاتھوں سے اسے مسکرانے کا اشارہ کیا تھا جس پر حیات دل سے مسکرائی تھی۔

حیات شاہنہرین کا لایا ہوا ڈریس لے کر وہاں سے جا چکی تھی باقی گھر والے بھی اپنے اپنے کاموں میں لگ چکے تھے سارہ بھی اپنے پلین میں ناکامی کے بعد غصے میں وہاں سے جانے ہی لگی تھی جب شاہنہرین کی آواز پر رکی تھی۔

"سارہ کب بعض آوگی اپنی فضول حرکتوں سے؟" شاہنہرین اسکی طرف بڑھا تھا۔

"میں نے کیا کیا ہے اب؟" وہ ہچکچاہٹ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ حیات کا ڈریس تم نے جلایا تھا جب تم آیرن سٹینڈ کے پاس موجود تھی تب میں وہاں سے گزر رہا تھا مگر جب تک میں وہاں پہنچا تھا تب تک تم استری رکھ چکی تھی ڈریس پر اور کپڑے کو جلنے میں چند سیکنڈ بھی نہیں لگتے اس لیے اس وقت تم سے بحث کرنے سے زیادہ ضروری میرے لیے حیات کے ڈریس کا انتظام کرنا تھا، میری بات کان کھول کر سن لو سارہ تمہاری وجہ سے آئندہ حیات کو کوئی بھی تکلیف ہوئی

تو شاہزین شاہ تمہیں نہیں بخشے گا حیات کو تکلیف پہنچانے والا کوئی بھی شخص معافی کا حقدار نہیں ہے میری نظر میں آخری وارنگ دے رہا ہوں تمہیں میں اگر اب ایسا ہوا تو انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی حیات کی نفرت میں تم اتنا آگے نکل چکی ہو کہ صحیح اور غلط کا فرق نہیں کر پار ہی ابھی بھی وقت ہے سنبھل جاؤ ورنہ بہت پچھتاؤ گی تم سارہ۔"

شاہزین اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے جا چکا تھا
"پچھتاؤ گے تو تم شاہزین حیات کا تو وہ انتظام کرو گی کہ وہ کبھی تمہارے اور میرے بیچ نہیں آ سکے گی۔"

ہاں میں سب بے انتہاء خوش تھے آج رخصتی کا دن تھا ایک نازوں سے پلی بیٹی ہمیشہ کی طرح ایک بار پھر اپنا گھر چھوڑ کر ایک نئے گھر میں جانے والی تھی جہاں اسے نئے لوگوں کے ساتھ نئے ماحول میں ڈھلنا ہو گا یہ وہ وقت تھا جب ہر لڑکی کی کیفیت قریباً ایک سی ہوتی ہے جہاں اسے اپنی شادی کی خوشی ہوتی ہے وہاں انہیں اپنا گھر اور اپنی بچپن کی یادیں چھوڑنے کا غم بھی ہوتا ہے اس خوشی اور غمی کی ملی جلی کیفیت میں ہر لڑکی اس کشمکش میں ہوتی ہے کہ کیا اسکی آنے والی زندگی اس کے خوابوں کی طرح خوبصورت ہو گی یہ نہیں؟۔

ہر کوئی فنکشن میں مصروف تھا نکاح کی تھیم گولڈن رکھی گئی تھی سب الگ الگ ڈیزائنز میں گولڈن کے ٹچ کے ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔

سیٹج پر ابراہیم اور مشایم دولہا دولہن بنے بیٹھے تھے وہ دونوں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہے تھے انکی جوڑی بھی بہت خوبصورت تھی فوٹو گرافی کے لیے کچھ کیمرہ میگز جگہ جگہ اپنا کیمرہ لیے گھوم رہے تھے تو کچھ دولہا دولہن کی تصاویر نکالنے میں مصروف تھے۔

دولہا دولہن کی تصاویر مکمل ہو چکی تھی اور اب باری باری ایک ایک فیملی کی فوٹوز کھینچی جا رہی تھیں اور اب باری تھی پوری فیملی فوٹو کی سب اس میں ایڈجسٹ ہونے کی کوشش کر رہے تھے سارہ موقع پاتے ہی شاہزین کے برابر میں کھڑی ہوئی تھی اور حیات اپنی دوست کو خدا حافظ کہہ کر اب سیٹج پر آئی تھی اور سب سے آگے نیچے بیٹھ گئی تھی جہاں ارمان اور ارسلان پہلے سے موجود تھے جس پر شاہزین اپنی جگہ چھوڑ کر حیات کے پاس آکر بیٹھا تھا اور ارسلان اور ارمان کو اسکی جگہ پر جانے کا کہا تھا اور یہ دیکھ کر سمیرہ نے دل ہی دل میں اللہ پاک کا شکریہ ادا کیا تھا۔

رخصتی کا وقت تھا مشایم اپنی ماں باپ سے گلے لگ کر اپنے آنسوؤں کو نہیں روک پائی تھی اس منظر نے وہاں موجود ہر نرم دل انسان کو افسردہ کر دیا تھا۔

"زین ہر لڑکی کو ایک دن اپنا گھر چھوڑ کر ایسے جانا پڑتا ہے لیکن میں تو آپ لوگوں کے بغیر نہیں رہ سکتی میں کیسے جاؤنگی یہ تو پھر میں آپکو اپنے ساتھ لے جاؤنگی ٹھیک ہے؟"

شاہزین کا دل چاہتا تھا اسکی اس معصوم بات پر اسے خود سے لگالے مگر شرعی طور پر سب سے مضبوط رشتہ ہونے کے باوجود بھی شاہزین حیات سے اپنا مکمل فاصلہ برقرار رکھتا تھا آج تک شاہزین نے بلا ضرورت کبھی اسکا ہاتھ بھی نہیں تھاماتھا۔

"میری پیاری حیات تمہیں مجھے لے جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی ہر لڑکی کو گھر سے دور جانا پڑتا ہے مگر تمہیں کبھی نہیں جانے دوں گا میں اس گھر سے دور خود سے دور شاہزین اور حیات کی زندگیاں جڑی ہوئی ہے انہیں الگ کرنے کا حوصلہ اور طاقت نہیں ہے کسی میں۔"

"آپ نے تو ایک جھٹکے میں مجھے پر سکون کر دیا آپ کہہ رہے ہیں یعنی مجھے آپ سے کبھی دور نہیں جانا پڑے گا یو آر دی بیسٹ زین حیات آزا کمپلیٹ ویٹھ آوٹ یو۔"

"اچھا بس چلو اب گاڑی میں بیٹھو سب آگے بڑھ رہے ہیں۔" شاہزین اور حیات دونوں گاڑی کی طرف چل دیے تھے۔

گھر کا ماحول بہت خوشگوار تھا مشایم کے گھر والے رسم کے مطابق ناشتہ لائے تھے سب نے مل کر ناشتہ کیا تھا اور ساتھ ساتھ خوشگپیوں کا سلسلہ بھی جاری رہا تھا۔ سب ناشتہ کر چکے تھے مشایم اپنے گھر والوں سے ملنے جا چکی

تھی سب اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوئے تھے حیات شاہزین کے ساتھ ولیمے کی ارننگز لینے گئی تھی جو اسے صبح ہی یاد آئے تھے کہ وہ ولیمے کی ڈریس سے میچنگ جیولری لینا ہی بھول گئی ہے اور اب وہ شاہزین کو سارہ کام بیچ میں چھڑوا کر اپنے ساتھ لے گئی تھی کیونکہ شاہزین کے مشورے کہ بغیر شاپنگ کرنے کی عادی نہ تھی وہ اور شاہزین دنیا کو منع کر سکتا تھا کسی بھی کام کا لیکن حیات کوناں کا الفاظ اسنے بولنا ہی نہیں سیکھا تھا۔

زینب کمرے میں داخل ہوئی تھی بیڈ پر آٹھ، دس ناولز کی کتابیں پڑی تھی جسے دیکھتے ہی زینب کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔

"یہ تو سارے میرے فیورٹ ناولز ہے اتنے ٹائم سے مجھے کسی شاپ سے مل ہی نہیں رہی تھی یہ چار بکس تو۔" وہ ایک ایک کتاب کو دیکھ رہی تھی اس بات سے بالکل انجان کے کسی کی نظریں اسے اتنا خوش دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

"لیکن یہ کون لایا اور کس کے لیے ہے پتہ نہیں۔" وہ اپنے آپ سے باتیں کرنے میں مصروف تھی جب پردے کے پیچھے سے ایک وجود اس کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔

"یہ میں لایا اور یہ تمہاری ہے اس دن وعدہ کیا تھا ناول دلانے کا مگر تم اتنا مصروف ہو اتنے دن سے اسلیے حیات سے تمہاری فیورٹ ناولز کے نام پوچھے جن کی بکس نہیں ہے تمہارے پاس اور سارے آرڈر کر دیے تمہیں اچھے لگے؟"

ارمان سوالیہ نظروں سے سارہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"مجھے بہت بہت اچھے لگے لیکن اتنے سارے کیا ضرورت تھی دو، تین کافی ہوتے ارمان۔"

"ارے تم سے اس دن بھی کہا تھا نہ تمہارے لیے پوری لائبریری لاسکتا ہوں اور مجھے اندازا ہوتا تمہیں یہ سب اتنے پسند ہے اور ان ناولز کو دیکھ کر تمہارا چہرہ یوں کھل اٹھے گا تو سچ میں ہی لائبریری لے آتا۔"

"تھینک یو سوچ ارمان تم بہت اچھے ہو یار۔" وہ پیار سے ان کتابوں کو دیکھے جا رہی تھی۔

"کبھی ہمیں بھی دیکھ لیا کرو تھوڑا پیار سے۔" ارمان کی اس بات نے زینب کو خیالات کی دنیا سے نکالا تھا وہ کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ ارسلان کمرے میں آیا تھا۔

"زینب حیات بلار ہی ہے تمہیں"

"ٹھیک ہے میں جاتی ہو۔" وہ یہ بولتی ہوئی کمرے سے نکل چکی تھی

ارسلان سوالیہ نظروں سے کچھ جانچنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی ارمان وہاں سے چراغ کے جن کی طرح غائب ہو چکا تھا۔

"حیات تمہیں شاہزین بھائی بلار ہے ہیں۔" منہل کی آواز پر وہ زینب کی نیل پینٹ لگاتی ہوئی رکی تھی۔

"ہاں میں بس آرہی ہوں دو منٹ میں تم ان سے کہہ دو پلیز۔" وہ بات مکمل کر کے پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو چکی تھی منہل وہاں سے جا چکی تھی زینب کا نیل پینٹ لگا کر وہ فارغ ہی ہوئی تھی کہ طوبہ بھی آگئی تھی۔

"تم آج بھی نہ آتی نہ طوبہ سارے فنکشنز تو مس کر دیے تم نے ولیمہ پر بھی نہ آتی نہ اب بات نہ کرو مجھ سے۔"

"اور مجھ سے بھی تمہیں کہا تھا نہ ابھی آسلام بادمیت جاؤ اپنی امی کے ساتھ سائرہ کو بھیج دیتی نہ ان کے ساتھ تم یہاں رہ جاتی تو کیا ہو جاتا۔"

"ارے میری پیاری دوستوں معاف کر دو نہ اب تم دونوں کو پتہ ہے نہ کہ وہ چھوٹی ہے اور اسے چیزوں کی اتنی سمجھ نہیں ہے اور پھر خالہ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی اور وہ یاد کر رہی تھی مجھے اور امی دونوں کو اسلئے جانا پڑا نہ اب مان جاؤ نہ تم دونوں کی شادی میں دس دن پہلے سے یہی رک جاؤنگی پکا۔" طوبہ معصوم سامنے بنا کر انکے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔

"اچھا بس اب ایسا منہ مت بناؤ آ جاؤ تم سے بھلا ناراض رہ سکتے ہے ہم۔"

وہ تینوں گلے لگی تھی۔ اور ان سب میں حیات بھول ہی گئی تھی کہ اس نے شاہزین کو دو منٹ میں آنے کا کہلوایا تھا اور وہاں شاہزین حیات کا انکور کرنا برداشت نہیں کر پارہا تھا۔ حیات کو جیسے ہی شاہزین کا خیال آیا تھا وہ فوراً ہی اس کے روم کی طرف بھاگی تھی

"زین طوبہ آگئی تھی اس سے باتوں میں لگ گئی تھی اندازا ہی نہیں ہو وقت کا۔"

شاہزین سنگھار میز کے سامنے کھڑا کفلینگز لگا رہا تھا وہ شاہزین کے بالکل پیچھے کھڑی تھی وہ دونوں شیشے میں ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔

"طوبہ سے باتیں مجھ سے زیادہ ضروری تھی حیات؟"

"ایسا نہیں ہے زین آپ سے زیادہ ضروری تو میرے لیے کوئی نہیں ہے اس دنیا میں پلیز ناراض مت ہو زین۔"

اس نے التجائیہ نظروں سے شاہزین کی طرف دیکھا تھا۔

"میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا اور اتنی سی بات پر تو بالکل نہیں لیکن اس بات نے مجھے حیران ضرور کیا تھا کہ تم محض طوبہ سے بات کرنے کے لیے مجھے بھول گئی۔" بات کے اختتام پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"اور آپ کیسے سوچ سکتے ہیں کہ میں کسی کہ لیے بھی اپکو انور کرونگی یہ آپ سے دور جاؤنگی زین آپ میرے وجود کا وہ حصہ ہے جسے اگر میں خود سے الگ کرو تو مر جاؤنگی۔" حیات کی اس بات پر شاہزین تڑپ کر رہ گیا تھا اور فوراً سے اسکی طرف پلٹا تھا۔

"آئندہ ایسی بات مت کرنا سمجھ آئی بات۔" شاہزین نے سخت لہجے میں کہا تھا مگر حیات اس غصے کہ پیچھے کا پیار خوب جانتی تھی۔

"اچھا اب یہ بتائے کام کیا تھا؟" حیات نے مسکرا کر شاہزین سے سوال کیا تھا۔
"کچھ نہیں اب تو ہو گیا وہ کام اب چلو جلدی سے فنکشن کے لئے نکلتا ہے۔"

دلہا دلہن سٹیج پر بہٹھ چکے تھے فنکشن شروع ہو چکا تھا۔

"گانا بجاتھا۔"

دوسرا گانا بجاتا میوزک شروع ہو چکا تھا

حیات کو پیچھے سے کسی نے پکارا تھا اور اس آواز کو حیات ہزاروں کے مجمع میں بھی پہچان سکتی تھی۔
 "حیات چلیں؟"

شاہرین نے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا تھا۔

شاہزین کا بڑھاپا ہاتھ حیات کبھی خالی نہیں چھوڑ سکتی تھی شاہزین اسکا ہاتھ تھامے سٹیج کی طرف بڑھ رہا تھا اور ساتھ ساتھ حیات کے سوالوں کے جواب بھی دیتا جا رہا تھا۔

"شاہزین اپ نے سولو ڈانس کا منع کر دیا تھا ایسے اچانک کیسے کر سکتے ہیں ہم مجھے تو زیادہ اچھے سے سٹیپس بھی نہیں آتے میری وجہ سے آپکی پرفورمنس بھی خراب نہ ہو جائے گی۔"

"تمہارا دل تھا آج کا ڈانس میرے ساتھ کرنے کا تو بس شاہزین کیسے منع کر سکتا ہے اپنی حیات کو بس جیسا جیسا میں کرتا جاؤ ویسا کرتی رہنا تم مجھ سے بہتر ڈانس کرو گی یقین رکھو۔"

وہ لوگ ڈانس شروع کر چکے تھے۔

"آپکی کہی ہر بات پر آنکھ بند کر کے یقین کر سکتی ہوں۔"

فنکشن میں آئے ہر ایک شخص کی آنکھیں ان کو دیکھ رہی تھی اور وہاں کھڑے کچھ لوگ انکے ہمیشہ ساتھ رہنے کی دعا کر رہے تھے تو کچھ لوگ انکے اس طرح ساتھ ڈانس کرنے پر باتیں بنا رہے تھے لیکن ایک وجود وہاں کونے میں کھڑے من ہی من میں انہیں جدا ہونے کی بددعائیں دے رہا تھا وہ اور کوئی نہیں بلکہ سارہ تھی جو اپنی حسد میں بہت آگے نکل چکی تھی۔

"حسد ایک ایسی وباء ہے جو انسان کو اندر تک کھوکھلا کر کہ ہی دم لیتی ہے انسان صحیح غلط کی پہچان جانتے ہوئے بھی غلط راہ پر قائم رہتا ہے کیونکہ حسد میں انسان سامنے والے کہ ساتھ خود کو بھی تباہ کر دیتا ہے اور اسے اس بات کا اندازہ ہی نہیں ہوتا۔"

ڈانس ختم ہو چکا تھا پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا شاہزین اور حیات اسٹیج سے اتر چکے تھے۔
گروپ ڈانس کے بعد اب کچھ لوگ باتوں میں تو کچھ لوگ تصاویر بنوانے میں مصروف تھے۔
ارسلان نے طوبہ کو سامنے سے آتا دیکھا تھا اور اب وہ اس کے سامنے پہنچ چکا تھا۔
"طوبہ کیسی ہو تم؟"

"میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو ارسلان؟" طوبہ نے خوشدلی سے جواب دیا تھا۔
"پہلے کا نہیں پتہ مگر اب بالکل ٹھیک ہوں۔" ارسلان نے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ سجائی تھی جس پر طوبہ
کے رخصت گلابی ہوئے تھے وہ دونوں چند منٹ تک وہاں کھڑے باتیں کرتے رہے تھے۔
فنکشن ختم ہونے کے درپر تھا سب مہمان کھانا کھا چکے تھے۔ جب سب ایک آواز پر متوجہ ہوئے تھے وہ آواز
اور کسی کی نہیں بلکہ ارباز شاہ کی تھی۔
"آپ سب ہماری اس خوشی میں شامل ہوئے مجھے بہت اچھا لگا یہ خوبصورت شام ہمارے لیے بہت یادگار رہے
گی ہمیشہ اور اس جیسی ایک اور شام کا اہتمام ہم بہت جلد دوبارہ کریں گے۔"
شاہزین چونکا۔

جبکہ تمام گھروالوں نے تحیر کے عالم میں انہیں دیکھا تھا۔
نجانے وہ کیا کہنا چاہتے تھے؟
قدرے توقف کے بعد انہوں نے پھر بات کا آغاز کیا۔

"اور یہ اہتمام ہو گا ہماری حیات اور شاہزین کے لیے، یہ بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ انکا نکاح بچپن میں ہی ہم کروا چکے ہیں۔"

انہوں نے الفاظ ادا کئے اور صدمے کے مارے حیات کی آنکھیں پھیل گئیں۔

شاہزین نے بے اختیار ہی رخ موڑ کر اسے دیکھا تھا اب کہ جس کا چہرہ یکدم ہی سپاٹ ہو چکا تھا۔
کافی کوشش کے بعد بھی وہ اس کے چہرے پر کوئی تاثر کھوج ناپایا۔

اسکا دل ڈوبا۔۔۔

حیات کیسے ری ایکٹ کرے گی؟ یہ سوچ اسے ڈر رہی تھی۔

"یہ کیا کر دیا آپ نے ڈیڈ؟" وہ زیر لب بڑبڑایا۔

اور اب بہت جلد او فیشنل طریقے سے ہم اپنی بیٹی حیات کی رخصتی بھی کروائینگے ہمیں امید ہے آپ سب تب بھی اسی خلوص اور محبت سے ہماری خوشیوں میں شامل ہونگے۔"

ار باز شاہ اپنی بات مکمل کر چکے تھے ہال میں ہر کوئی حیات اور شاہزین کے بارے میں بات کرنے میں مصروف ہو گیا تھا جبکہ حیات بے تاثر کھڑی تھی اور کچھ بھی کہے بنا حیات وہاں سے نکل چکی تھی اور شاہزین اس کے پیچھے گیا تھا وہ ہال کے باہر کی طرف بڑھی تھی۔

"حیات میری بات سنو حیات ایسے مت جاؤ۔"

شاہزین کہ لہجے میں کچھ تھا جس پر حیات نے اپنے قدم روکے تھے۔

"ابھی نہیں زین فلہال میں گھر جانا چاہتی ہوں۔" حیات بنا پلٹے ہی اپنی بات کہہ گئی تھی۔

حیات کہ اس رویے نے شاہزین کو اندر تک جھنجھلا دیا تھا اسکی آنکھوں میں حیات کو کھونے کا خوف نظر آرہا تھا

-

حیات ڈرائیور کے ساتھ جانے ہی لگی تھی جب شاہزین نے ڈرائیور کے ہاتھ سے چابی لی تھی۔
"بیٹھ جاؤ حیات میں گھر چھوڑ دیتا ہوں جب تک تم خود سے بات کرنا نہیں چاہو گی میں کچھ نہیں کہوں گا یقین مانو۔"
حیات اپنے سپاٹ چہرے کے ساتھ ایک نظر شاہزین پر ڈالتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔
وہ دونوں سب کے جانے سے پہلے ہی گھر کے لیے نکل چکے تھے اور کچھ دیر میں باقی گھر والے بھی گھر کے لیے نکل گئے تھے۔

"مما یہ کیسی اناؤنسمنٹ کر دی ہے تایا جان نے ہماری لائف کا اتنا بڑا دیسیجن آپ لوگ ہم سے پوچھے بنا کیسے کر سکتے ہیں ممایہ زیادتی ہے، زین دنیا کہ سب سے اچھے انسان ہے میں اپنے آپ کو انکے قابل نہیں سمجھتی وہ مجھ سے بہت زیادہ اچھی لڑکی ڈیزرو کرتے ہیں اور میں زین کے بارے میں ایسا نہیں سوچ سکتی کبھی اور مجھے پتہ ہے وہ بھی ایسا کچھ نہیں سوچتے بلکہ وہ تو۔۔۔۔۔"

حیات کچھ بولتے ہوئے رکی تھی

"اور وہ تو کیا حیات؟"

سمیرہ نے سوالیہ نظروں سے اس کے کہے الفاظ کو جانچنے کی کوشش کی تھی۔

"وہ تو سے میرا مطلب ہے کہ وہ مجھ سے اچھی لائف پارٹنر ڈیسرو کرتے ہیں وہ بہت اچھے ہیں۔" اس نے اپنی بات دہرائی تھی۔

"اچھا تو یہ بات ہے تو مجھے یہ بتاؤ شاہزین کے بغیر وہ لوگی تم؟

حیات ایک گہری سوچ میں پڑ گئی تھی۔

"شاہزین پر اپنے تمام اختیارات کھونا منظور ہیں تمہیں؟

وہ اگر تم پر کسی اور کو فوقیت دے یہ برداشت کر لوگی تم حیات؟ اپنے آپ کو ٹائم دو سوچو اس بارے میں۔"

سمیرہ اپنی بات مکمل کر چکی تھی حیات ان سب باتوں میں الجھ کر رہ گئی تھی کچھ لمحات وہ وہی اپنی سوچوں میں گم رہی تھی اور پھر ایک نظر اپنی ماں کو دیکھ کر وہ باہر آچکی تھی اب اس کا رخ شاہزین کے کمرے کی طرف تھا۔

حیات شاہزین کے کمرے کی طرف بڑھی تھی اور ہنریانی کیفیت میں وہ دروازے پر دستک دیے بغیر ہی شاہزین کے روم میں داخل ہونے ہی لگی تھی جب شاہزین کے آس پاس پڑے بہت سے گفٹس جن میں سے ایک گفٹ

پر شاہزین کی گرفت بہت سخت تھی اور اسکے سخت قرب میں ادا کرنے والے الفاظوں نے اسکے قدم دروازے پر ہی جمادیئے تھے شاہزین کی آواز میں نمی اور اسکے اندر کی تکلیف کا انداز احیات اسکی آواز سے باخوبی لگا سکتی تھی آج سے پہلے شاہزین کو یوں بکھرتے کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے۔

"یہ کیا ہو گیا۔" وہ ہنوز اپنی گود میں پڑے اس گفٹ کو دیکھے جا رہا تھا۔

"یہ سب ایسے نہیں ہونا چاہیے تھا مجھے ڈر ہے کہی میں تمہیں کھونہ دوں تم سے دوری شاہزین شاہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔" شاہزین کی آواز میں تکلیف کی شدت برہتی جا رہی تھی جس کی وجہ سے حیات کا وہاں ایک سیکنڈ بھی رکنا ناممکن ہو چکا تھا وہ شاہزین سے بات کئے بنا ہی کمرے سے اپنے قدم پیچھے کی طرف موڑ چکی تھی۔ اور ہریانی کیفیت میں خود سے مخاطب ہوئی تھی۔

"میں جانتی ہوں کہ میں شاہزین کے بغیر نہیں رہ سکتی مم صحیح کہتی ہیں لیکن میں انکو ایسے ادا اس بھی نہیں دیکھ سکتی انہوں نے اس دن بتایا تھا کہ وہ سارے گفٹس وہ کسی خاص کے لیے جمع کرتے ہیں یعنی وہ اس لڑکی سے بہت محبت کرتے ہیں انہیں یوں ٹوٹا بکھرتا کیسے دیکھ سکتی ہوں میں یہ بات بھی میں اچھے سے جانتی ہوں کہ وہ مجھ سے بھی بہت محبت کرتے ہیں میں انہیں اس دھرائے پر کیسے کھڑا کر سکتی ہوں جہاں انہیں مجھے یا اپنے پیار میں سے کسی ایک کو چننا پڑے اس بات کی ہامی بھر کر میں زین کے لئے مشکلات نہیں بڑھاؤنگی میں منع کر دوں گی اس رشتے سے۔"

وہ خود سے باتوں میں گم چلتی جا رہی تھی اور چلتے چلتے وہ گھر سے باہر گلی میں نکل چکی تھی اس بات سے انجان تھی کہ کوئی اسے گھر سے باہر جاتا دیکھ رہا تھا اور اس کے لئے جال بن رہا تھا اور وہ اس جال کے قریب تر ہوتی جا رہی تھی۔

سارہ سیاہ کمرے میں کھڑکی کے پاس کھڑی میسج ٹائپ کر رہی تھی۔
"حیات گھر سے اکیلی باہر نکلی ہے کچھ سیکنڈز ہوئے ہے زیادہ دور نہیں گئی ہوگی۔"
میسج سینٹ ہوا تھا اور کچھ پل ہی گزرے تھے کہ سامنے سے "او کے" کا جواب آیا تھا۔

حیات گلی کے کونے پر پڑے ایک بیچ پر جا بیٹھی تھی اور اب تک وہ اپنی اندرونی آوازوں کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی جنہیں سن سن کر اب وہ تھک چکی تھی سیاہ رات میں اس اندھیری گلی میں کوئی انسانی وجود موجود نہ تھا

وہ کچھ دیر ٹھنڈی ہوا میں سانس لیتی رہی تھی اور اپنے اندر کے طوفان کے تھمنے کا انتظار کرتی رہی تھی جب اس نے دو گاڑیوں کو اپنی جانب آتے دیکھا تھا مگر اسے خطرے کا اندازا تب ہوا تھا جب اس میں سے لمبے چوڑے چار آدمی تیز رفتار میں اترے تھے وہ جیسے ہی حیات کی طرف بڑھے تھے حیات نے اپنے پیروں کے پاس پڑی مٹی کو مٹھی میں لیا تھا اور ان کے اوپر مٹی پھینک کر وہ روڈ کی طرف بھاگی تھی کیونکہ گھر کی طرف جانے سے وہ آسانی سے انکے ہاتھ آسکتی تھی اور اسی وقت پوری آب و تاب سے بارش شروع ہوئی تھی مگر وہ تیزی سے روڈ کی طرف بھاگ رہی تھی جب ایک بلیک لینڈ کروزر اس کے بالکل ساتھ آکر دو سیکنڈ کے لیے رکی تھی اور کسی مضبوط ہاتھ نے زور سے اسے اندر کی طرف کھینچا تھا اور گاڑی تیزی سے وہاں سے گزر چکی تھی وہ لوگ یہ منظر دیکھ کر فوراً گاڑیوں کی طرف بھاگے تھے اور اتنی دیر میں وہ گاڑی دور نکل چکی تھی اور وہ اس کا پیچھا نہیں کر پائے تھے مگر کون تھا وہ؟...

بارش پوری آب و تاب سے برس رہی تھی۔ بجلی کی کڑک اور بادل کی گرج ایسی تھی کے دل سہم جائیں۔ یہ ایک سڑک کا منظر تھا جہاں تاریکی نے اپنا جال بچھایا ہوا تھا۔ اس سڑک کے ایک طرف جنگل تھا گھنا اور اندھیر، رات کہ اس پہر بارش کہ قطرے پتوں سے ٹکرا کر ایک الگ ہی شور برپا کر رہے تھے۔ سڑک کے دوسری

جانب ایک گھر تھا جس کا بیرونی منظر اندھیرے کہ باعث صاف دکھائی نہ دیتا تھا۔ مگر یہ اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ وہ گھر کافی وسیع رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس محل نما گھر کا اندرونی منظر بھی کچھ مختلف نہ تھا۔ پورا گھر اندھیرے کی سیاہ چادر لپیٹے ہوئے تھا۔ ایک کمرے سے کسی کے چلانے کی آواز آئی تھی وہاں کوئی تھا۔ کون۔۔۔؟؟ ریو الونگ چیئر پر کوئی شخص بیٹھا تھا۔ جو فون پر مسلسل کسی کو سختی سے ہدایت جاری کر رہا تھا۔ کمرے کی کھڑکیاں بند تھیں۔ بارش کے قطرے کھڑکیوں پر گرتے ایک آواز پیدا کر رہے تھے۔ مگر کھڑکیوں کے پردے برابر ہونے کی وجہ سے وہ شور اندر داخل نہیں ہو پا رہا تھا۔ کمرہ بھی مکمل تاریک تھا۔ ریو الونگ چیئر پر بیٹھے شخص کہ ایک ہاتھ میں فون تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں سگریٹ۔ جس سے وہ وقفہ وقفہ سے گہرا کش لے کر دھوئیں کو فضا میں چھوڑ رہا تھا۔ اور فضا میں پھیلی سگریٹ کی بو اس بات کا اندازہ لگانے کیلئے کافی تھی کہ یہ کام وہ بہت دیر سے انجام دے رہا ہے۔ سگریٹ کا کوئی شعلہ جلتا تو ایک اندیکھی سی روشنی پیدا کرتا اس اندھیر ماحول میں اس شخص کا چہرہ تو دکھائی نہ دیتا تھا مگر اسکی آواز سے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ شدید غصے میں ہے فون پر وہ مسلسل کسی پر چلا رہا تھا اور پھر یکدم ہی وہ شخص ریو الونگ چیئر سے اٹھا اور ہاتھ میں موجود فون پوری شدت سے سامنے دیوار پر دے مارا اور ساتھ ہی ساتھ وہ پوری شدت سے چلایا تھا "ایک بار پھر۔۔۔۔۔ ایک بار پھر تم میرے ہاتھ سے نکل گئی۔"

رات کی تیز بارش کی وجہ سے ہر جگہ بارش کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی آج اتوار کا دن تھا بچے بڑے سب گھر میں موجود تھے شادی مکمل ہو چکی تھی دونوں پھوپھو اور ان کے بچوں کو آج اپنے اپنے گھر واپس جانا تھا زینب بہت دور سے ہی اپنا سوال سب سے دھراتے ہوئے آرہی تھی۔

"حیات کدھر ہے کسی نے دیکھا ہے اسے وہ صبح سے گھر میں نہیں ہے میں نے پورا گھر چھان مارا ہے کہی نہیں مل رہی وہ مجھے۔" زینب کی اس بات نے سب کو رنگ بھک سے اڑا دیے تھے۔

سارہ کہ چہرے کا رنگ بھی بدلا تھا۔ وہ رات دیر سے نفل کا آیا رپلائے اپنے ذہن میں دہرا رہی تھی۔
"نفل نے تو کہا تھا کہ وہ ان کے ہاتھوں سے نکل گئی ہے تو آخر گئی کہا حیات خیر مجھے کیا بس جہاں بھی گئی ہو مگر کبھی واپس نہ آئے اب"

شاہزین اور گھر کے سب فرد گھر کے کونے کونے میں حیات کی تلاش کر رہے تھے اور اب سب باہر آئے تھے اور چوکیدار سے پوچھ گچھ کر رہے تھے۔

"چوکیدار چاچا اپنے حیات کو باہر جاتے دیکھا تھا کیا وہ صبح کئی گئی تھی جلدی؟" شاہزین کا لہجے سے اسکی فکر مندی کا انداز لگایا جاسکتا تھا۔

"نہیں بیٹا حیات بیٹی تو صبح سے نہیں دکھی ہاں لیکن میں رات میں جب بارش ہوئی تھی نہ اس سے ایک ڈیر گھنٹہ پہلے سو گیا تھا دروازہ بند کر کے کیونکہ میرے سر میں بہت درد تھا تو میں نے دوائی لی تھی بارش کی آواز سے جب

میری آنکھ کھلی تب میں گیٹ کھلا ہوا تھا مگر حیات بیڑی رات کو تو کبھی باہر نہیں نکلتی۔ "چوکیدار کی باتوں سے گھر کے تمام افراد اور پریشان ہو چکے تھے۔

"حیات مجھے بنا بتائے کبھی کہی نہیں جاتی پھر آج کہاں چلی گئی ہو تم حیات۔" شاہزین اپنا فون نکال کر اب حیات کا نمبر ملانے میں مصروف تھا اور باقی گھر والے حیات کی دوستو کو باری باری فون لگا رہے تھے شاہزین کو اسی وقت ایک ان نون نمبر سے کال آیا تھا۔

"کیا۔"

اس نے اتنی زور سے بولا تھا کہ وہاں کھڑا ہر انسان متوجہ ہو چکا تھا۔

"میں ابھی آ رہا ہوں۔" وہ تیز تیز بولتا ہوا کسی کو جواب دیئے بنا ہی وہاں سے بھاگنے کے سے انداز میں نکل چکا تھا۔۔۔